REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R. N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم   وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP — 3

جلد ۲۶

شمارہ ۴۴

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

نائبین:- جاوید اقبال اختر، محمد انعام غوری۔

شرحِ چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالکِ غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN. PIN. 143516.

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۳۱ر اخاء (اکتوبر)۔ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مورخہ ۲۵ر اکتوبر ۱۹۷۷ء کی اطلاع مظہر ہے کہ

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کیلئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۳۱ر اخاء (اکتوبر) محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع حضرت بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ و صاحبزادی امۃ الکریم کوکب صاحبہ تاحال سفرِ پاکستان پر ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کا سفر و حضر میں حافظ و ناصر رہے۔ آمین۔

۲۰ر ذیقعدہ ۱۳۹۷ھ   ۳ر نبوت ۱۳۵۶ ہش   ۳ر نومبر ۱۹۷۷ء

حضرت مسیح علیہ السلام کے کفن کے بارہ میں تحقیقاتی کانفرنس

مکرم حسن محمد خان صاحب عارف نائب وکیل التبشیر تحریکِ جدید ربوہ

۱۶ر اور ۱۷ر ستمبر ۱۹۷۷ء بروز ہفتہ اور اتوار لنڈن میں ایک کانفرنس منعقد ہوئی جس میں سیدنا حضرت مسیح علیہ السلام کے دو ہزار سال پرانے کفن پر تحقیقاتی مقالے پڑھے گئے۔

آج روئے زمین پر بحیثیت جماعت صرف جماعتِ احمدیہ ہی اس عقیدہ پر ایمان رکھتی ہے کہ حضرت مسیح اپنی طبعی عمر پاکر اور کامیاب زندگی گزار کر دوسرے انبیاء اولیا اور صلحاء اور دیگر عام انسانوں کی طرح وفات پا گئے۔ اور اسی کے پیشِ نظر سرسری نگاہ میں بعض لوگ یہی سمجھیں گے کہ یہ کانفرنس جماعتِ احمدیہ کے زیر اہتمام منعقد ہوئی ہوگی۔ لیکن آپ حیران ہوں گے کہ یہ کانفرنس کیتھولک عیسائیوں کے مشہورِ عالم ادارہ "انسٹی ٹیوٹ آف کرسچین سٹڈیز" کے زیر اہتمام منعقد ہوئی۔ اور اس کانفرنس کے زیر انتظام و انصرام جماعتِ احمدیہ کا کسی قسم کا کوئی دخل نہ تھا۔ اس کانفرنس کے اجلاس کی کارروائی کی تفاصیل کا انتظار ہے۔ لیکن پروگرام کے مطابق جن فاضل علماء، سائنسدانوں اور محققین نے حصہ لینا تھا ان میں سے چند کا مختصر تعارف اور ان کے مقالہ جات کے عنوانات قارئینِ کرام کی دلچسپی کے لئے پیش ہیں:-

(۱) پادری ہیومانٹ فیریو۔ بشپ آف کنگسٹن۔ یہ صاحب، مذاکرہ کانفرنس کے چیئرمین ہیں۔ اور اپنی افتتاحی تقریر میں کانفرنس کے مقررین کا تعارف کرائیں گے۔ اور اگلے برس تورین (اٹلی کا ایک شہر جہاں یہ مقدس کفن محفوظ ہے) میں جو کانفرنس ہو رہی ہے اُس پر بھی روشنی ڈالیں گے۔

(۲) گروپ کیپٹن لیونارڈ چیشائر۔ اگر کفن حقیقی ہے تو اس کے اثرات موجودہ مادی دنیا میں کیا مرتب ہوں گے۔

(۳) پادری پیٹر رینالڈی۔ کفن کی نمائش اور اس پر تجربات کے بارہ میں گفتگو کریں گے۔ اور اس بارہ میں مجاز حکام کا انکار۔ ۱۹۶۹ء کا کمیشن اور ۱۹۷۳ء میں ٹیلی ویژن پر نمائش اور اس کے نتیجہ میں اطالوی ماہر کی رپورٹ کے بارہ میں تفصیلات پیش کریں گے۔

(۴) ڈاکٹر جان جیکسن اور ڈاکٹر ایرک جمپر جو امریکہ کی USAF اکاڈمی سے منسلک ہیں۔ امریکہ میں اب تک اس کفن پر جو سائنسی تحقیق ہو چکی ہے اس پر کی رپورٹ پیش کریں گے امریکہ کی خلائی تحقیق نے اس سلسلہ میں جو مدد کی ہے اس کی تفصیل اور حضرت مسیح کی آنکھوں پر سکے رکھے جانے کے احتمال پر مقالہ پیش کریں گے۔

(۵) مسٹر ایئن ولسن۔ موجودہ دور تک کفنِ مسیح کے بارہ میں آنجہانی ڈاکٹر ڈیوڈ ویلز، مس ویرا بارکلے اور پادری مارس گرین اور دوسرے ماہرین نے جو کام کیا ہے اس کی تفصیل بیان کریں گے۔

(۶) پادری ڈیوڈ سائکس۔ برٹش سوسائٹی برائے نمائش کفنِ مسیح اور اس کے انتظامات کی تفاصیل۔ سوسائٹی کی غیر فرقہ وارانہ تحقیق اور اس کی اشاعت کے منصوبہ کا تعارف کرائیں گے۔

(۷) ڈاکٹر رابرٹ لیکلن۔ کفن اور نئی تحقیق کے PATHOLOGIST پیشِ نظر کفن پر جو PHYSIO-- اور ANATO-- LOGICAL MICAL تفصیلات نظر آتی ہیں ان کی صحت کی تشریح اور وضاحت۔

(۸) ڈاکٹر میکس فرائی۔ کفن کی POLLEN ANALYSIS یہ کب اور کہاں کہاں کتنا عرصہ رہا۔ ۱۹۷۳ء میں کفن پر سے جو POLLEN حاصل کیا گیا اس پر تحقیق کے نتائج

(باقی دیکھئے صلا پر)

خُلاصہ خُطبہ جمعہ

فرمودہ ۱۴ر اکتوبر ۱۹۷۷ء

ربوہ ۱۴ر اخاء۔ آج جامع مسجد اقصیٰ میں نمازِ جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھائی۔ حضور نے نماز سے قبل خطبہ جمعہ میں اس امر پر روشنی ڈالی کہ ہماری اس کائنات کی ہر چیز کی زندگی اور بقاء کا منبع خدا تعالیٰ کی ذات ہے۔ اور ہر شئے میں اسی کی وہ صفات جلوہ گر ہیں جو غیر محدود ہیں۔ اور ان میں باہم کوئی تضاد نہیں ہے۔ اس یونیورسل کی تمام چیزیں خدا کی صفات کے جلووں میں بندھ کر اور ایک دوسرے سے وابستہ ہو کر گویا ایک بنی ہوئی ہیں۔ جب ان پر مجموعی نظر ڈالی جائے تو ہمیں یہ کائنات دو حصوں میں منقسم نظر آتی ہے۔ (۱) انسان۔ (۲) بنی نوع انسان کے علاوہ دنیا کی ہر چیز۔ حضور نے بتایا کہ انسان کے علاوہ دنیا کی باقی ہر چیز میں ہمیں یہ اصول کارفرما نظر آتا ہے کہ اسے بنی نوع انسان کی خدمت کیلئے پیدا کیا گیا ہے اور اسے جو کچھ کہا جائے وہ اسے بجا لاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ سے اس کے تعلق کے سلسلہ میں اس کے لئے ترقی یا تنزل کا عقلاً کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ لیکن اس کے بالمقابل انسان کو اللہ تعالیٰ نے ایک خاص دائرہ میں یہ اختیار دیا ہے کہ وہ چاہے تو خدا کے احکام کی اطاعت کرے اور چاہے تو اس اطاعت سے منہ موڑ کر سرکشی اختیار کرے۔ انسان کو اللہ تعالیٰ نے گو اس کی پیدائش کے مقصد کے حصول کے لئے بہترین قویٰ اور استعدادیں عطا کی ہیں لیکن اس کے ساتھ ہی اس نے اس کے ساتھ داعی الی الخیر

(باقی دیکھئے ۶ پر)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان (پن ۱۴۳۵۱۶) سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۳ر نبوت ۱۳۵۶ ہش

اسلام کا تعارف اور علماء زمانہ

دارالسلطنت دہلی میں مورخہ ۳ر-۴ر اکتوبر کو ملک کے مختلف مکاتبِ فکر کے علماء کی دو روزہ مشترکہ میٹنگ ہوئی جسے "ملّی کنونشن" کے نام سے پکارا گیا۔ روزنامہ الجمعیۃ دہلی کے بیان کے مطابق "اس کنونشن نے ملتِ اسلامیہ ہند کے اہم ترین مسائل۔ ان کی اصلاحِ حال۔ معاشرتی، اقتصادی و تعلیمی ترقی اور ہندوستان کے مشترکہ سماج میں ان کے تاریخی رول کے سلسلہ میں قرار دادوں کی صورت میں "تاریخ ساز" فیصلے کئے ہیں۔" (الجمعیۃ دہلی ۶/۱۰/۷۷) کنونشن کے فیصلے کہاں تک تاریخ ساز ثابت ہیں یہ تو وقت ہی بتائے گا۔ اور اس بات کی صداقت اُس وقت معلوم ہوگی جب ان کو رُو بہ عمل لایا جائے گا۔ ورنہ جہاں تک تجاویز تیار کرنے اور ان کی اشاعت کا تعلق ہے یہ کوئی نئی بات نہیں۔ برسوں سے علماء حضرات کا یہی مشغلہ چلا آرہا ہے۔ تجاویز سوچنے میں بڑی مہارت رکھتے ہیں۔ ان کی افادیت کا پراپیگنڈا بھی چند دن خوب چلتا ہے۔ مگر جوں جوں وقت گزرتا جاتا ہے، نہ تجاویز کسی کو یاد رہتی ہیں اور نہ ہی کوئی مجوزین اور مؤیدین سے دریافت کرتا ہے کہ آپ کے بلند بانگ دعاوی کیا ہوئے؟ اور زور دار فیصلوں کا کیا بنا؟ علماء کی طرف سے اس طرح کے حوصلہ شکن کردار کے باوجود جب بھی کوئی ایسا موقع آتا ہے قدرتی طور پر دل میں خوشی کی ایک لہر دوڑنے لگتی ہے کہ شاید اب کی بار ہی برادرانِ اسلام اور ان کے قائدین اسلام اور مسلمانوں کیلئے کوئی ایسا کام کر پائیں جس کی بڑی ضرورت ہے۔ چنانچہ ہم نے کنونشن کی قرار دادوں کو اسی نقطۂ نظر سے نہ صرف پڑھا ہے بلکہ فیصلہ کرنے والوں کے آئندہ عملی اقدام کی نسبت بھی چشم براہ ہیں۔

کنونشن کی منظور کردہ جملہ قرار دادوں کے ذکر کی نہ اس جگہ گنجائش ہے اور نہ ہی ضرورت۔ البتہ ایک ایسی تجویز جس کے تحت مُلک کی غیر مُسلم آبادی کو اسلام سے متعارف کرانے کے لئے مؤثر لٹریچر تیار کرنے کی اہمیت و ضرورت ظاہر کی گئی ہے۔ ایسی مفصّل تجویز بعنوان "اسلام کا تعارف" روزنامہ الجمعیۃ مجریہ ۶ر اکتوبر ۷۷ء میں شائع ہوئی ہے۔ اس کا ضروری اقتباس اخبار بدر کی اسی اشاعت میں دوسری جگہ منقولات کے تحت شائع کیا جا رہا ہے۔ زیرِ نظر تجویز کی پُوری تفصیلات پڑھ کر جہاں خوشی ہوئی کہ ہم وطن علماء حضرات کو اس اہم ضرورت کا احساس تو ہوا ہے جس کی طرف آج سے نوّے برس قبل مقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے نہ صرف برادرانِ اسلام کو توجہ دلائی بلکہ اسے رُو بہ عمل لاتے ہوئے بڑی کامیابی کے ساتھ اس کا آغاز بھی فرما دیا۔ مگر افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ دُوسری طرف سے بجائے تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَ التَّقْوٰى کا ثبوت دینے کے مخالفتوں کے طوفان برپا کئے گئے۔ اسی طرح ان ضمنی مخالفتوں کا جواب دینے کے لئے ہی مقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے وقتِ عزیز کا بیشتر حصّہ صرف ہوتا گیا۔ اور وہ وقت اور قوت جو ہم وطنوں کو دینِ اسلام کی طرف دعوت دینے اور اس کے محاسن سے متعارف کرانے میں صرف ہونی چاہیئے تھی دو حصّوں میں بٹ گئی۔ مگر تقدیر کے نوشتوں کا پورا ہونا بھی ضرور تھا۔ کیونکہ اہل اللہ بتا چکے تھے کہ امام مہدی کی شدید مخالفت کرنے والے، وقت کے علماء ہی ہوں گے۔ بہر حال خُدا کا شکر ہے کہ ایسی شدید مخالفتوں کے ماحول میں ہی احمدیہ جماعت کو نہ صرف اپنے مُلک کے اندر بلکہ بیرونی ممالک میں بھی جس رنگ میں اسلام کا صحیح تعارف کرانے کی کامیاب سعادت حاصل ہوئی وہ ایک کُھلی کتاب کی طرح ہے۔

اس میدان میں عالمگیر سطح پر جماعت احمدیہ کو جو شاندار کامیابیاں حاصل ہوئیں اور ہو رہی ہیں۔ اگر ان کا سرسری جائزہ لیا جائے تو ان کی تہ میں تین اہم باتیں کار فرما نظر آتی ہیں:—

اوّل: قرآن و حدیث کی پیشگوئیوں کے مطابق حضرت امام مہدی اور مسیح موعود علیہ السلام کا عین وقت پر ظہور اور آپ کے ذریعہ سے دِلوں کے اندر زندہ اور تازہ ایمان پیدا ہو جانا جس سے ایک فعّال جماعت تیار ہوئی۔

دوم: ضرورتِ زمانہ کے مطابق حضرت امام مہدی علیہ السلام نے بتائیدِ الٰہی ایسا جدید علمِ کلام دیا جو اپنے دامن میں ایک طرف تو معقول دلائل کا بہت بڑا ذخیرہ لئے ہوئے ہے۔ اور دوسری طرف اسلام کے زندہ اور خدا نما دین ہونے پر تازہ بتازہ آسمانی نشانات کی تائید بھی رکھتا ہے۔ ایسے علمِ کلام کا مطالعہ کر لینے والا کوئی بھی معقولیت پسند شخص متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

سوم: اللہ تعالیٰ نے امام مہدی علیہ السلام کو ایسی جماعت دی جو دینِ اسلام کے لئے بے دریغ مالی و جانی قُربانیاں دیتی چلی جاتی ہے۔ سینکڑوں افراد اپنی زندگیاں دین کی خدمت کے لئے وقف کر کے دور دراز ممالک میں جا چکے ہیں۔ جب بھی امام جماعت کی طرف سے کوئی بھی مالی تحریک خدمتِ دین کے سلسلہ میں کی جاتی ہے، ہر احمدی اس میں حصّہ لینے کے لئے ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرتا ہے۔ اور یہ سلسلہ نسلاً بعد نسلٍ چلتا جا رہا ہے۔

اس کے بالمقابل ملّی کنونشن کی زیرِ نظر تجویز کے اُس حصّہ پر غور کریں جس میں لٹریچر کی تیاری کے لئے پیش آمدہ مشکلات اور اہم ضرورتوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ کُجا علماء حضرات کا محض "غور و فکر" اور کُجا احمدیہ جماعت کی اس میدان میں زبردست پیش رفت اور احمدی مبشرین و مبلغین کے ذریعہ اکنافِ عالم میں اسلامی دعوت میں تیار شُدہ لٹریچر!! ان لوگوں کو اگر مختلف زبانوں کے ماہرین مِل بھی جائیں اور ان کی خواہش کے مطابق رُوپیہ بھی ہاتھ آجائے پھر بھی اصل مقصود کا حصول مشکوک ہی رہے گا۔ اس لئے کہ اُن کے پاس عصرِ حاضر کی ضرورت کے مطابق علمِ کلام کہاں؟ یہ علمِ کلام تو امام مہدی کی اتّباع اور آپ کے بتائے ہوئے انداز کو اختیار کرنے سے ہی حاصل ہو سکتا ہے۔ (اس بارہ میں ہم ایک بار پہلے تفصیلاً گفتگو کر چکے ہیں)

اسی کے ساتھ آپ زیرِ نظر تجویز کے تمہیدی حصّہ کا مطالعہ کریں اور دیکھیں کہ علماء حضرات اپنے بارے میں کیسی غلط فہمی میں مبتلا ہیں۔ لکھّا ہے:—

"رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ساڑھے تیرہ سو سال سے زیادہ کا عرصہ ہُوا دُنیا سے تشریف لے گئے اب دُنیا کے انسانوں کو قیامت تک۔ اسلام کا پیغام کون پہنچائے گا۔ اور انہیں نجات اور دُنیوی و اُخروی کامرانی سے ہمکنار کرنے کی کوشش کس کے ذمّہ ہے۔ اس کا ایک ہی جواب ممکن ہے اور وہی صحیح ہے۔ اور وہ یہ کہ یہ ذمّہ داری اُمّتِ مسلمہ کی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نیابت میں اسلام کے پیغام کو دُنیا کے ایک ایک انسان تک پہنچانے کی قیامت تک جدّ و جہد کرتی رہے گی۔"

ظاہر الفاظ میں تو نام تمام اُمّت کا لیتے ہیں مگر در پردہ سارا زور اپنی بزرگی قائم و دائم رکھنے پر مارا جاتا ہے۔ عامۃ المسلمین پر ہم بھی علماء کی علمی فضیلت اور برتری کا اعتراف کرتے ہیں۔ مگر اس امتیاز ہی نے علماء کو ایک بڑی غلط فہمی میں مبتلا کر رکھا ہے۔ اور "العلم حجاب اکبر" کے مطابق وہ وقت کی اصل ضرورت اور قرآن و حدیث کے بیانات کو صحیح طور پر سمجھنے سے پہلو تہی کرتے ہیں۔ اور حقیقت کا اعتراف کرنے میں اپنی لیڈری کو خطرہ میں پاتے ہیں۔ اگر یہ بات نہیں تو

٭—کیا یہ علماء قرآن و حدیث کے اُن واضح بیانات سے بے خبر ہیں جن میں اسلام کو پھر سے تر و تازہ کرنے اور اس کی نشأۃِ ثانیہ کے لئے مسیح موعود و مہدی کے ظہور کا وعدہ دیا گیا ہے؟ اور اسی نے نائب رسول ہو کر اُمّت کی اصلاح بھی کرنی ہے اور مسلمانوں کی رُوحانی قیادت بھی۔

٭—کیا علماء حضرات حسب اخبار نبوی مسلمانوں کے رُوحانی طور پر تنزّل و انحطاط کا شکار ہو جانے سے غافل ہیں؟

٭—کیا علماء نہیں جانتے کہ ایسے تنزّل و انحطاط کی وہ کیفیت جو رسول اللہ نے بیان فرمائی اس وقت حرف بحرف پوری نہیں ہو رہی؟—"کہ لوگوں پر ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ اسلام کا صرف نام اور قرآن کے صرف الفاظ باقی رہ جائیں گے۔ ان کی مسجدیں بظاہر آباد ہوں گی لیکن ہدایت سے خالی اور ویران ہوں گی۔ ان کے علماء آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہوں گے۔ ان علماء میں سے ہی فتنہ نکلے گا اور اُن میں ہی پھر لوٹ آئے گا۔" (شعب الایمان)

(آگے ص۱۱ پر)

خطبہ جمعہ

رمضان المبارک کا ہر دن ہی برکتوں اور رحمتوں والا ہے لیکن اس میں آنے والے جمعوں کے دن خاص طور پر زیادہ رحمتیں اور برکتیں لیکر آتے ہیں

جمعۃ الوداع رمضان المبارک میں آخری جمعہ ہے اور اس ماہ میں یہ آخری موقعہ ہے جب قبولیتِ دعا کی حالت میسر آتی ہے

دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں سال کے دوسرے مہینوں میں بھی اسی طرح ذکر اللہ کی توفیق عطا کرے جس طرح اس کے فضل سے ہم نے رمضان المبارک میں توفیق پائی

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۹ر تبوک ۱۳۵۶ ہش مطابق ۹ر ستمبر ۱۹۷۷ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے درج ذیل آیاتِ قرآنیہ کی تلاوت فرمائی :-

وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ۔ وَاِنَّهُمْ لَيَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ

(الزخرف آیت ۳۷، ۳۸)

اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ فَاَنْسٰهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ۔

(المجادلہ آیت ۲۰)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا۔ وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا۔ هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا۔ تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ ۚ وَاَعَدَّ لَهُمْ اَجْرًا كَرِيْمًا۔

(الاحزاب آیت ۴۲ تا ۴۵)

اس کے بعد فرمایا :-

وقت آتا ہے اور چلا جاتا ہے کسی کا انتظار نہیں کرتا اِلّا ماشاء اللہ۔ رمضان کا بھی یہی حال ہے۔ رمضان آیا۔ بہت سی برکتیں لے کر آیا، بہت سی عبادات کو اس نے اپنے اندر سمیٹا ہوا ہوتا ہے۔ شہر رمضان کا ہر دن ہی برکتوں والا دن ہے۔

رحمتوں والا دن

ہے لیکن رمضان میں جو جمعے آتے ہیں وہ خاص طور پر زیادہ برکتیں اور رحمتیں لے کر آتے ہیں کیونکہ جمعہ کے متعلق احادیث میں آیا ہے کہ اس دن بھی انسان کے لئے ایک گھڑی ایسی آتی ہے کہ جب دُعا خاص طور پر قبول ہوتی ہے۔ ہم اس کے یہ معنے بھی کر سکتے ہیں کہ جمعہ کے دن جب خدا کا ایک بندہ خدا کے حضور عاجزی اور ابتہال کے ساتھ دعا کرتا اور دعا کو انتہا تک پہنچاتا ہے تو اس کی تضرع کی انتہاء وہ وقت ہے جو اس شخص کے لئے قبولیتِ دعا کا وقت بن جاتا ہے۔

رمضان کے مہینے کے متعلق یہ بھی آتا ہے کہ ان دنوں میں شیطان کو جکڑ دیا جاتا ہے اور باندھ دیا جاتا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ ماہِ رمضان میں ہماری زندگی کے لمحات کو چاروں طرف سے گھیرے میں لے لیا جاتا ہے۔ رمضان کی ایک عبادت روزہ ہے۔ پھر نوافل ہیں۔ عام آدمیوں کے لئے رمضان میں رات کے پہلے وقت میں تراویح کا انتظام ہوتا ہے۔ تہجد کا اصل وقت تو رات کا پچھلا پہر ہے لیکن ہر شخص کے لئے نہ یہ ممکن ہے اور نہ ہر شخص اتنا تربیت یافتہ ہوتا ہے کہ پچھلے پہر خدا کے حضور نوافل ادا کرنے کے لئے جاگے اور اس وقت میں کہ جو تنہائی کا وقت ہے جب دماغ بھی صاف ہوتا ہے اور رُوح سے بھی بہت سی کدورتیں غائب ہو جاتی ہیں، وہ عبادت کرے۔ اس لئے

دورِ خلافتِ اُولیٰ میں

یہ تراویح رائج ہوئیں۔ اصل میں تو یہ عبادت انفرادی ہے۔ بہرحال یہ ایک عبادت ہے جو رمضان میں ادا کی جاتی ہے۔ بقیہ گیارہ مہینے میں تو تراویح کا انتظام نہیں ہوتا۔ پھر کہا گیا ہے کہ اپنے بھائیوں کا خیال رکھو۔ ان کے لئے اپنے اموال خرچ کرو۔ انسان ان کے لئے زیادہ دعائیں کرتا ہے نیز تسبیح و تحمید کے لئے اسے زیادہ وقت ملتا ہے۔ غرض رمضان میں بہت سی عبادتیں اکٹھی ہو جاتی ہیں اور ہمارے وقت کو ان عبادات نے اس طرح گھیرا ہوا ہوتا ہے کہ شیطان کے لئے اس وقت کے اندر داخل ہونا ممکن نہیں رہتا۔ رمضان میں شیطان کو زنجیر ڈالی جاتی ہے لیکن اصل میں جو زنجیر ڈالی جاتی ہے اس کا ذکر ان آیات میں آیا ہے، جو مَیں نے ابھی پڑھی ہیں۔ ان میں سے بعض آیات ہمیں بتاتی ہیں کہ کیا چیز شیطان کو باندھتی ہے۔

یہ جو رمضان کا آخری جمعہ ہے اس کے متعلق کچھ غلط تصوّرات بھی پائے جاتے ہیں اور بہت سے صحیح تصوّرات بھی ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں بدعات سے محفوظ رکھے۔ تاہم جو حقیقت ہے وہ حقیقت ہے۔ اور یہ ایک حقیقت ہے کہ رمضان کے مہینے کا آخری جمعہ رمضان کے مہینے کا آخری جمعہ ہوتا ہے اس کے بعد رمضان میں تو کوئی اور جمعہ نہیں ہوتا۔ یہ ایک ایسی واضح حقیقت ہے کہ کوئی شخص اس سے انکار نہیں کر سکتا۔ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ رمضان کے سارے جمعوں میں ہی (جیسا کہ رمضان کے علاوہ باقی جمعوں میں) ایک وقت ایسا آتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے عاجز بندوں کی دُعاؤں کو خاص طور پر قبول کرتا ہے اور اس طرح یہ ہمارے لئے عید بھی بن جاتے ہیں۔ جمعہ ہمارے لئے عید کا دن بھی ہے۔ یہ بھی ایک حقیقت ہے۔ پھر یہ بھی حقیقت ہے کہ جو مسلمان جمعہ والے دن چھٹی کرتے ہیں ان کو باقی دنوں کی نسبت جمعہ کے دن زیادہ

ذکرِ الٰہی کرنے کی توفیق

ملتی ہے۔ ہفتہ، اتوار، پیر، منگل، بدھ اور جمعرات کے دن نوکر پیشہ لوگ اپنی نوکری پر بہت سا وقت گذارتے ہیں جو تجارت پیشہ لوگ ہیں وہ اپنی تجارت میں اُلجھے ہوئے ہوتے ہیں اور جن کے دوسرے کاروبار ہیں ان کو سارا تو نہیں لیکن بہت سا وقت رمضان میں بھی اس طرف خرچ کرنا پڑتا ہے لیکن اگر جمعہ چھٹی کا دن ہو تو جمعہ کی تیاری اور جمعہ کی دعاؤں میں وقت گذرتا ہے۔ قرآن کریم کی زیادہ تلاوت کرنے کا موقع ملتا ہے جو بڑی برکتوں کا موجب ہے۔ سارے جمعے ہی بہت سی برکتیں لے کر آتے ہیں اور خاص طور پر شہرِ رمضان میں جمعہ والے دن دوسرے ایام کے مقابلہ میں انسان زیادہ ذکرِ الٰہی کر سکتا ہے، بہت سے کرتے ہیں اور سب کو زیادہ سے زیادہ کرنا چاہیئے۔

رمضان کا آخری جمعہ اپنے اندر یہ خصوصیت رکھتا ہے کہ اس کے بعد پھر

اس سال کے رمضان کا کوئی اور جمعہ نہیں آئے گا۔ اگلے رمضان میں پھر جمعے آئیں گے لیکن اس سال کے رمضان میں اور کوئی جمعہ نہیں آئے گا۔

جمعہ کی خصوصیت

یہ ہے کہ دعا کے قبول ہونے کی ایک گھڑی اس میں بھی آتی ہے اور اس دن زیادہ ذکر الٰہی ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا جو شخص رحمٰن خدا کے ذکر سے منہ موڑتا ہے اس پر ایک شیطان مسلط کر دیا جاتا ہے فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ اور وہ اس کا ساتھی بن جاتا ہے اور شیاطین انسان کو خدا کی راہ سے روکتے ہیں۔ اور باوجود اس کے کہ شیطان ان کو خدا کے راستے سے روک رہے ہوتے ہیں، یہ لوگ جن کا قرین شیطان ہوتا ہے، سمجھتے ہیں کہ وہ بڑے ہدایت یافتہ ہیں وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ۔ میں نے پہلے جو آیت پڑھی ہے اس میں یہ کہا گیا تھا کہ جو شخص ذکر رحمٰن سے منہ موڑتا ہے اس پر ہم شیطان مسلط کر دیتے ہیں جو اس کا قرین بن جاتا ہے اور جس کا قرین شیطان بنتا ہے اس پر وہ آہستہ آہستہ اثر انداز ہوتا ہے اور پھر اس اثر سے اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ شیطان ان پر غالب آ جاتا ہے فَاَنْسٰهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ۔ پہلے تو ان پر کچھ گھڑیاں ذکر کی اور کچھ غفلت کی آتی تھیں اب آہستہ آہستہ غفلت بڑھتی جاتی ہے اور ذکر کم ہوتا چلا جاتا ہے یہاں تک کہ ذکر غائب ہو جاتا ہے اور غفلت ہی غفلت طاری رہتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ۔

یہی وہ لوگ جو خدا تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتے اس کے ذکر سے منہ موڑتے ہیں پہلے شیطان ان کا قرین بنایا جاتا ہے پھر شیطان اپنی کوشش اور اپنے عمل سے ایسے حالات پیدا کرتا ہے کہ وہ ان کو خدا تعالیٰ کی طرف لے جانے والی راہوں سے روک دیتا ہے اور ان کو اس دھوکے میں ڈالتا ہے کہ وہ بڑے ہدایت یافتہ ہیں۔ پھر شیطان ان پر غالب آ جاتا ہے اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ۔ اور پھر وہ کلی طور پر ذکر اللہ سے غافل ہو جاتے ہیں اور حِزْبُ الشَّيْطٰنِ یعنی شیطان کا گروہ بن جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یاد رکھو اور

اچھی طرح سن لو

کہ اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ شیطان کا گروہ ہی گھاٹا پانے والا ہے۔ اس سے ہمیں پتہ لگا کہ رمضان میں شیطان جو باندھا جاتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے مضبوط دھاگوں سے باندھا جاتا ہے اور اگر خدا تعالیٰ کا ذکر رمضان کے بعد کے ایام میں بھی جاری رہے اور باقی گیارہ مہینے جو رمضان کے بعد اگلے رمضان تک ہیں ان میں بھی انسان اللہ تعالیٰ کے ذکر میں اسی طرح مشغول رہتا تو گیارہ کے گیارہ مہینے اس کا شیطان بندھا ہوا ہوگا۔ اسی کو حدیث کے محاورہ میں کہا جاتا ہے کہ شیطان مسلمان ہو گیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اگر تم شیطان سے خلاصی پانا چاہتے ہو، خلاصی حاصل کرنا چاہتے ہو تو اس کا ایک ہی طریق ہے کہ وہ رسے اپنے لئے مہیا کرو جن میں شیطان جکڑا جا سکتا ہے اور شیطان خدا تعالیٰ کے ذکر سے جکڑا جاتا ہے اور جب یہ تدبیر نہیں کی جاتی۔ جب

ذکر اللہ کے ذریعہ

سے شیطان کو باندھنے کی کوشش نہیں کی جاتی تو اس وقت شیطان حملہ کرتا ہے اور پھر شیطان اپنا اثر ڈالنا شروع کرتا ہے پھر یہ اثر بڑھتا چلا جاتا ہے پھر انسان ہدایت سے محروم ہو جاتا ہے پھر وہ "حِزْبُ الشَّيْطٰنِ" میں سے بن جاتا ہے اور پھر وہ حقیقی اور ہمیشہ کا گھاٹا پانے والا بن جاتا ہے۔

رمضان کا یہ آخری جمعہ ایک لحاظ سے بڑا اہم ہے کیونکہ یہ انسان کو آخری موقع دیتا ہے کہ وہ اس جمعہ میں یہ دعا کرے کہ اے خدا جس طرح تو نے رمضان کے مہینہ میں ہمیں اپنے ذکر کی توفیق دی تھی ایسا کر کہ گیارہ کے گیارہ مہینے جو اگلے رمضان سے پہلے آنے والے ہیں ان میں بھی ہمیں اسی طرح تیرے ذکر کی توفیق ملتی رہے اور اس طرح ہمارا شیطان مسلمان ہو جائے۔ بندھ جائے۔ اس کی MISCHIEF (مسچیف) اور اس کی شرارت جاتی رہے۔ ذکر اللہ کے ساتھ جس وعدے کو باندھا گیا ہے وہ صرف رمضان کے متعلق نہیں۔ رمضان میں انسان مقبول دعاؤں کی توفیق پاتا ہے اور رمضان کی مقبول دعائیں سارے رمضان ہی میں ہیں لیکن خاص طور پر رمضان کے جمعوں میں ہیں۔ اور مقبول دعا کا آخری موقع آخری جمعہ کے دن ہے۔ تو جب رمضان کی

مقبول دعاؤں کے نتیجہ میں

انسان ذکر اللہ کی، ذِكْرًا كَثِيْرًا والے ذکر اللہ کی توفیق پاتا ہے، کثرت سے خدا تعالیٰ کا ذکر کرنے کی توفیق پاتا ہے تو اس کا شیطان مسلمان ہو جاتا ہے۔ اور باندھ دیا جاتا ہے۔ پھر اس کی شرارت اثر انداز نہیں ہو سکتی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا کہ صبح شام اس کی تسبیح کرو۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ تم اس کی رحمتوں کے وارث ہو گے اور اس کے ملائکہ تمہارے لئے دعائیں کریں گے جس کے نتیجہ میں تمہارے اندھیرے دور کر دیئے جائیں گے اور تمہارے لئے نور کے سامان پیدا ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی کوششوں اور ان کی جدوجہد اور مجاہدہ کو ضائع نہیں کرنا۔ وہ تو مومنوں کے لئے بڑا رحیم ہے، ان کے اعمال کا بدلہ دیتا ہے اور جو خامیاں رہ جاتی ہیں۔ — نیک نیتی سے جو اعمال کئے جاتے ان کے اندر بھی بشری کمزوریاں رہ جاتی ہیں — ان کو وہ اپنی مغفرت کی چادر کے نیچے ڈھانک دیتا ہے تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ ان کی آخری کامیابی یہ ہے کہ ان کو سلامتی کی شکل میں

دعا کا تحفہ

ملے گا یعنی ہمیشہ کی زندگی میں وہ خدا تعالیٰ کی رضا کی جنتوں میں داخل ہوں گے وَاَعَدَّ لَهُمْ اَجْرًا كَرِيْمًا ان کے لئے اللہ تعالیٰ نے بڑا عزت والا بدلہ تیار کیا ہے۔ اس عزت والے بدلہ کے لئے جو ان کے لئے تیار کیا گیا ہے۔ ذِکْرُ اللّٰہ کی 'ذِكْرًا كَثِيْرًا' کی ضرورت ہے اور اسی کے نتیجہ میں انسان ہدایت پاتا ہے نہ یہ کہ شیطان انسان کو صراط مستقیم سے پرے بھی لے جائے اور وہ یہ سمجھتا رہے اور اس وہم میں مبتلا رہے کہ میں ہدایت یافتہ ہوں۔ پس ضروری ہے کہ شیطان قرین نہ ہو بلکہ شیطان مسلمان ہو جائے اور انسان حِزْبُ الشَّيْطٰنِ کی بجائے حِزْبُ الرَّحْمٰنِ یعنی رحمٰن خدا کے گروہ میں داخل ہو جائے۔ رحمٰن جو بغیر ہمارے عمل کے بھی ہم پر رحم کرنے والا ہے جب اس کی رحمانیت اس کی رحیمیت کے ساتھ شامل ہو تو پھر انسان کو ایک ایسا بدلہ ملتا ہے جس کو خدا تعالیٰ نے ان آیات میں اجر کریم فرمایا ہے۔ غرض آخری جمعہ کی اہمیت اس لحاظ سے ہے کہ یہ رمضان کے مہینہ میں آخری جمعہ ہے جس کے بعد اس رمضان میں اور کوئی جمعہ نہیں اور جمعہ وہ دن ہے جس میں خاص طور پر دعاؤں کی قبولیت کا وعدہ دیا گیا ہے اور ہمیں یہ کہا گیا کہ اس جمعہ میں تم اس معرفت کے ساتھ خدا تعالیٰ سے دعا کرو کہ شیطان کو ذکر اللہ کے رسوں سے باندھا جاتا ہے اور اسی سے رمضان میں شیطان کو باندھا گیا ہے کیونکہ اس میں ایسے مواقع بہم پہنچائے گئے ہیں کہ انسان کثرت سے خدا تعالیٰ کا ذکر کرتا اور اس کے ذکر میں مشغول رہتا ہے۔ پس یہ آخری جمعہ ماہ رمضان میں آخری موقعہ ہے جب قبولیت دعا کی حالت میسر آتی ہے۔ یہ موقعہ ہے کہ تم خدا سے یہ دعا کرو کہ اے خدا! جس طرح تو ان دنوں میں

ذکر اللہ کی ادائیگی کے سامان

پیدا کرنا ہے اسی طرح صرف رمضان میں ہی نہیں اور رمضان کے جمعوں میں ہی نہیں بلکہ سارا سال تو ہمیں یہ توفیق عطا کر کہ ہم ہر وقت تیرے ذکر میں مشغول رہنے والے ہوں۔

ذکر اللہ بڑا سستا سودا ہے۔ بارہ مہینے انسان روزے نہیں رکھ سکتا۔ اس کا جسم برداشت ہی نہیں کر سکتا۔ بعض صحابہؓ نے رکھنے کی کوشش کی تھی لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا۔ بارہ مہینے عبادات کے لئے بھی اتنا وقت نہیں دیا جا سکتا۔ کیونکہ اس نے حسنات دنیا کے لئے بھی وقت خرچ کرنا ہے اگر وہ خدا کا مومن بندہ ہے تو حسنات دنیا بھی خدا تعالیٰ نے اس کے لئے پیدا کی ہیں۔ اسی طرح ہر دوسری عبادت میں نسبتاً تھوڑی یا بہت کمی رہ جاتی ہے۔ روزہ کے لحاظ سے تو واضح ہے کہ پوری کمی رہ جاتی ہے۔ کیونکہ اس مہینے کے علاوہ باقی گیارہ مہینوں میں کوئی فرض روزہ نہیں ہے اور کثرت سے نفلی روزے رکھنے کی عام طور پر لوگ کم ہی توفیق پاتے ہیں۔ بہر حال سارا سال روزے نہیں رکھ سکتے یہ ناممکنات میں سے ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ کا ذکر آپ ہر وقت کر سکتے ہیں۔ یہ عادت ڈالنے والی بات ہے۔ اگر آج

آپ عہد کریں

تو سارا سال آپ خدا کے ذکر میں مشغول رہیں گے۔ جمعہ پر مسجد میں آنے کے لئے آپ اپنے گھروں سے نکلتے ہیں اگر آپ سارا راستہ خدا تعالیٰ کا ذکر کرتے رہے تو نہ آپ کا کوئی وقت خرچ ہوا۔ نہ آپ کا کوئی پیسہ خرچ ہوا نہ آپ کو خدا تعالیٰ کی راہ میں کوئی جسمانی تکلیف اٹھانی پڑی۔ صرف اپنی روح اور اپنی توجہ کو آپ نے خدا تعالیٰ کے لئے صرف کیا۔ جب آپ یہاں سے واپس جائیں گے تو خدا تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہیں گے۔ سُبحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبحَانَ اللّٰہِ العَظِیْمِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ پڑھتے رہیں نیز ذکر کے متعلق عربی کے اور بہت سے فقرے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ قرآن کریم کی یہ تعلیم ہے کہ خدا تعالیٰ کی صفات کو سامنے رکھ کر اس کا ذکر کیا کرو قرآن کریم میں بھی کثرت کے ساتھ خدا تعالیٰ کی صفات توحید کے ساتھ شامل کر کے بیان کی گئی ہیں۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ (آل عمران آیت ۷) لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ (بقرہ آیت ۲۵۶) اور بہت سی آیات میں ان کا ذکر ہے۔ کبھی صفت پہلے آجاتی ہے اور کبھی بعد میں آتی ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ کہ

عبادت کا مستحق

صرف خدائے واحد و یگانہ ہے جس کی یہ صفت ہے وہ ربّ ہے' وہ حیّ ہے وہ قیّوم ہے۔ ان صفات کے معانی میں تو میں اس وقت نہیں جاؤں گا۔ یہ بڑا لمبا مضمون ہے اور بڑا حسین اور لطیف مضمون ہے۔ اس پر غور کر کے بڑا لطف آتا ہے۔ میں آپ کو یہ بتا رہا ہوں کہ سارا سال آپ خدا تعالیٰ کا اتنا ہی ذکر کر سکتے ہیں جتنا کہ رمضان میں کر سکتے ہیں۔ کیونکہ اس پر وقت خرچ نہیں ہوتا اس پر توجہ اور عادت خرچ ہوتی ہے۔ یعنی عادت ڈالنی پڑتی ہے اور توجہ خرچ کرنی پڑتی ہے۔

پس یہ آخری جمعہ ہے جمعہ جو خاص طور پر قبولیت دعا کا دن ہے۔ یہ اس رمضان کا آخری موقعہ ہے کہ آپ یہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسی طرح ذکر اللہ کی توفیق عطا کرتا چلا جائے جس طرح کہ اس رمضان میں اس کے فضل سے ہم نے اس کے ذکر کی توفیق پائی اور اس کے نتیجے میں ہم ان فضلوں اور رحمتوں اور رضا کی ان جنتوں کے وارث ہوں جن کا وعدہ اس نے اپنا ذکر کرنے کے نتیجہ میں انسان سے کیا ہے۔

ولادت: مورخہ ۲۶ر اکتوبر ۷۷ء کو اللہ تعالیٰ نے خاکسار کی بڑی لڑکی عزیزہ امۃ العزیز فضل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ جمشید پور کو بیٹا عطا فرمایا ہے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے "سید شمس الحق" نام تجویز فرمایا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک نومولود عزیزم سید نصیر الحق سلمہ کا بیٹا اور برادرم سید ظہیر الحق صاحب آف جمشید پور کا پوتا ہے بچہ اور زچہ کی صحت وسلامتی نیک صالح خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین ہونے

محترم صاحبزادہ مرزا رشید احمد صاحب کی وفات

ربوہ سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ محترم صاحبزادہ مرزا رشید احمد صاحب ۱۷ر اکتوبر ۱۹۷۷ء کو اوکاڑہ (منٹگمری) میں دل کے عارضہ سے بعمر ۷۷ سال وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے حضرت مرزا سلطان احمد صاحب مرحوم کے فرزند حضرت مرزا عزیز احمد صاحبؓ کے برادر اصغر اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کے داماد تھے نیز محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر خدمت درویشاں کے چچا اور مکرم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب و مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کے خسر تھے آپ کا جنازہ اوکاڑہ سے ربوہ لایا گیا۔ جہاں مورخہ ۱۸ر ۷۷ء کو سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی اور قبرستان عام ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم صاحبزادہ صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے آمین ؛

کینیڈا سے آمدہ ایک جنازہ کی بہشتی مقبرہ میں تدفین

قادیان ۲۵ر اکتوبر محترم مکرم محمد عثمان صاحب مقیم کینیڈا نے اپنی والدہ محترمہ مسماۃ امۃ اللہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد ابراہیم صاحب متوطن پریم نگر لاہور حال مقیم کینیڈا کا تابوت بذریعہ ہوائی جہاز بہشتی مقبرہ قادیان میں تدفین کے لئے بھیجا۔ جس کی کل مورخہ ۲۴ر اکتوبر کو قطعہ ۹ میں تدفین عمل میں آئی۔

محترمہ امۃ اللہ بیگم صاحبہ اپنے بیٹے مکرم محمد عثمان صاحب کے پاس کینیڈا میں مقیم تھیں کہ ۶۳ سال کی عمر میں مورخہ ۱۳ر اکتوبر کو وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون تب محمد عثمان صاحب نے ہندوستانی سفارتخانہ سے رابطہ قائم کر کے اپنی والدہ کے تابوت کو قادیان بھجوانے کا اہتمام کیا۔ چنانچہ ۱۹ر ۷۷ء کو امرتسر ہوائی اڈہ سے دفتر بہشتی مقبرہ نے تابوت وصول کر لیا اس کے بعد دیگر ضروری انتظامات کی تکمیل کے بعد مورخہ ۲۴ر ۷۷ء کو بعد نماز عصر محترم مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ وتبلیغ نے احاطہ لنگر خانہ میں درویشان کی بھاری تعداد سمیت نماز جنازہ ادا کی چونکہ مرحومہ موصیہ تھیں اس لئے ان کا جنازہ قطعہ ۹ میں سپرد خاک کر دیا گیا قبر کی تیاری کے بعد محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے قائمقام امیر مقامی قادیان نے دعا کرائی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے قرب خاص میں جگہ دے اور درجات بلند فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے آمین ؛

اظہار تشکر و درخواست دعا: محترمہ اعجازی بیگم صاحبہ بیوہ منشی کلیم الدین صاحب مرحوم آف لودھی پور شاہجہانپور کو دو مقدمات میں سے ایک میں کامیابی ہوئی ہے اس موقعہ پر موصوفہ نے مندرجہ ذیل مدات میں چندہ ادا کیا ہے۔

درویشی فنڈ	صدقہ جاریہ	شکرانہ فنڈ	شادی فنڈ	اعانت بدر
۵۰/-	۲۵/-	۱۰/-	۱۰/-	۵/-

علاوہ ازیں مبلغ ۴۰۰ روپیہ اپنی جانب سے اور ایک سو روپیہ اپنے شوہر مرحوم کی جانب سے صد سالہ جوبلی فنڈ میں ادا کئے جبکہ اس فنڈ میں اپنا اور اپنے شوہر کا چندہ وعدہ کے مطابق پہلے ادا کر چکی ہیں اور یہ ادائیگی اس سے زائد ہے اللہ تعالیٰ قبول فرمائے آمین؛

خاکسار: عبد الحق فضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

---

۲۳ بچے کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے اس خوشی کے موقعہ پر برادرم سید ظہیر الحق صاحب نے اعانت بدر ۵/- روپے درویشی فنڈ ۵/- روپیہ صدقہ ۵/- روپیہ اور خاکسار کی جانب سے ۵/- روپیہ شکرانہ فنڈ میں ادا کئے گئے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے آمین؛

خاکسار: عبد الحق فضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

اسلام منزل بہ منزل

اسلام میں فتنۂ تکفیر کی ابتداء خوارج نے کی۔ جب اس کو ہوا ملی تو ایک صحابیٔ رسولؐ نے ایک ایسا کلمۂ حق کہا جو تاریخ میں سنہری حروف میں لکھا ہوا موجود ہے۔

"مجھے ایسی تلوار لادو جو بولتی ہو اور بتادے یہ کافر ہے اور وہ مومن ہے"

یہ حقیقت اسلام — (اسلام حقیقی) کی پہلی منزل تھی۔ جس کا اظہار اصحاب نبیؐ میں سے سعد بن وقاصؓ اور محمد بن مسلمؓ نے برملا طور پر کیا۔ اور اُمّت کو راہ راست پر چلایا۔ ڈاکٹر طٰہٰ حسین مصری نے ایک فکر انگیز کتاب لکھی ہے اس کا ترجمہ جناب رئیس احمد جعفری نے کیا ہے نام ہے "اسلام منزل بہ منزل"

یہ کتاب آج ہمارے سامنے ہے لکھتے ہیں :-

"اصحاب نبیؐ میں سے سعد بن ابی وقاصؓ اور محمد بن مسلمؓ فتنۂ تکفیر سے بالکل الگ تھے۔ انہوں نے کسی مسلمان کو بھی کافر (یعنی غیر مسلم) کہنے سے انکار کر دیا"

ان میں سے ایک کا وہ قول ہے جو اوپر درج کیا گیا ہے اسی سلسلہ میں لکھتے ہیں :-

"ان حضرات نے کفر سازی کی اس دوڑ میں کوئی حصّہ نہیں لیا۔ ان کے نزدیک جو شخص۔ لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ کہتا ہے ..... اس کے بارے میں اظہارِ رائے میں توقف بہتر ہے" (ص ۲۹۵، ۲۹۶)

کیا ایسا ہوا؟

خدا اور رسولؐ کے اس فیصلہ کے بعد چاہیئے تو یہ تھا کہ زبان سے کلمہ طیبہ ادا کر لینے کے بعد کلمہ گو کا خون اس کی جان اس کا مال محفوظ ہو جاتا۔ اور اگر اس میں کوئی کجی تھی۔ تو اس کا حساب اللہ پر اُٹھا رکھا جاتا۔ جیسا کہ نبیؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر اپنے معتبر اصحاب سے فرمایا تھا۔ لیکن کیا ایسا ہوا؟ — جواب اثبات میں کون دے سکتا ہے؟

(اسلام منزل بہ منزل ص ۱۸۹)

اب صدرِ اوّل میں فتنۂ تکفیر کی تفصیل سُن لیجئے اس کے لیے ادارۂ ثقافت اسلامیہ کی شائع کردہ کتاب "عقلیاتِ ابن تیمیہ" سند کا درجہ رکھتی ہے۔

○ خوارج کہتے تھے کہ گناہِ کبیرہ کا مرتکب کافر ہے اور دائرۂ اسلام سے خارج اس کی سزا تلوار کی دھار پر رقوم ہے اور مرتکب کبیرہ کون ہے ؟ جسے خوارج کے مفتیانِ دینِ متین کافر کہہ دیں"

— گویا معیار خدا و رسولؐ کی امان نہیں بلکہ اہلِ فتویٰ کا فرمان ہے۔

○ مرجیہ کہتے تھے کہ اس کے باوجود مرتکب کبیرہ مسلمان ہے کیونکہ اپنے ایمان کو اس نے نہیں چھوڑا۔

○ معتزلہ کہتے تھے۔ نہ یہ بات درست ہے نہ وہ — وہ بین بین ہے — ایک مسلمان ایک گناہِ کبیرہ کا مرتکب ہوتا ہے۔ تو اسے بہ صحیح معنوں میں "مومن" قرار دیا جا سکتا ہے اور نہ کافر ہی کہا جا سکتا ہے۔ کیونکہ جب تک یہ اسلامی معاشرہ میں مسلمان کی حیثیت سے رہ سکتا ہے۔ اسے لامحالہ اسلامی معاشرہ کے تمام حقوق حاصل ہوں گے۔ اس بناء پر اس کی حیثیت گویا بین بین کی سی ہے نہ پورا مومن اور نہ کامل کافر

(عقلیاتِ امام تیمیہ ص ۸۹)

اس فتنۂ تکفیر نے مذہب کے نام پر مسلمانوں کا خون بہایا۔ اس قدر کہ اعداء طعنے دینے لگے ؎

بُوئے خوں آتی ہے اس قوم کے افسانوں سے

قطب ربّانی کا فرمان

یہاں تک کہ پانچویں صدی ہجری میں قصبۂ جیلان میں سے ایک نور پھوٹا یعنی پیرانِ پیر حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے ہے۔ آپ نے فتنۂ تکفیر پر اصولی فیصلہ دیا۔ ایک مسلمان اپنی بدعقیدگی اور بداعمالیوں کے باعث کافر و فاسق تو ہو سکتا ہے لیکن "قطعی کافر (یعنی غیر مسلم) اُسے کوئی نہیں بنا سکتا اسلامی معاشرے میں اہلِ قبلہ کا مقام "بدستور مسلمان کا ہے۔ مثلاً فرقہ قدریہ کے متعلق فرماتے ہیں۔

"ورنہ تو کافر ہو کر فرقہ قدریہ میں شامل ہو جائے گا۔

(فتوح الغیب ص ۳۰۱)

گویا ایک بدعقیدہ مسلمان کافر ہو سکتا ہے لیکن وہ بہ معنی "قطعی کافر" یعنی غیر مسلم کبھی نہیں ہو سکتا (اس کے لیے مقالہ ۷۸ ملاحظہ ہو۔) اسلامی طریقت اور معاشرے کے اصولِ عشرہ میں حضرت شیخ عبد القادر جیلانیؒ فرماتے ہیں :-

"— چھٹی خصلت یہ ہے کہ اہلِ قبلہ میں سے کسی شخص پر حتمی طور پر شرک یا کفر و نفاق کا فتویٰ نہ لگائے۔ یہ خصلت بذاتِ خود بعث اعلیٰ اور رحمتِ خداوندی سے قریب ہے۔ اور اتباعِ سُنّت میں کمال کی دلیل ہے۔ علمِ الٰہی میں دخل اندازی سے اجتناب غضبِ الٰہی سے بچاؤ اور رحمت و رضامندیٔ مولیٰ کا باعث ہے۔ اللہ کے ہاں یہ ایک بہت بلند اور بڑا دروازہ ہے اور اس کے سبب بندۂ مومن کو ساری مخلوق کے ساتھ مہر و محبت کا جذبہ عطا ہوتا ہے۔

(مقالہ ۷۸ فتوح الغیب ص ۱۵۱)

پانچویں صدی کے مجدد نے اسلامی معاشرہ کی چھٹی خصلت کا اظہار کیا ہے اور قطبِ ربّانی کے اس فیصلہ کے بعد مسلمانوں کو "غیر مسلم بنا دینا" نہیں یہ امر بجائے خود "ایک عبرت انگیز امر" ہے یہی وجہ ہے کہ آج ڈاکٹر اسرار احمد نے اس مسئلہ کے حل کو بیسویں صدی کے رُبع آخر کا ایک معجزہ قرار دیا ہے"۔

(نوائے وقت ۲۰ جولائی ۷۷ء دعنون)

"پاکستان کا ایک معجزہ"

کیونکہ

○ خدا اور رسولؐ کا فیصلہ

○ صحابۂ کرامؓ کا فتویٰ

○ غوثِ اعظم کا فرمان — ایک طرف اور اس کے باوصف ان متعدد لوگوں کے ذریعہ جن میں سے بیشتر کو ڈاکٹر اسرار احمد "مرتکب کبیرہ" سمجھتے ہیں۔ ایک حیرت انگیز امر کا فیصلہ ہونا اگر "معجزہ" نہیں تو "پیرانِ پارسا" کی کرامت ضرور ہے۔ لیکن نہ معجزہ ہے نہ کرامت تو سوچنا ہے اپنے اختلافات سے قطع نظر ایک مرد حق آگاہ کے انداز میں — ہوا کے دوش پہ اس کی آواز کانوں میں گونج رہی ہے۔

"سوچو ہم خدا کی ناراضی کے نیچے ہیں یا اس کی رحمت کے پردوں کے نیچے یہ ایک بہت بڑا لمحۂ فکریہ ہے"

بقول شخصے —

پہلے خدا لوگوں کو آزماتا تھا اب ہم نے خدا کا امتحان لینا شروع کر دیا ہے"۔

خدا کی نگاہ میں کون مسلمان ہے اور کون "نا مسلم" اس کا فیصلہ خدا اور اس کے رسولؐ نے کر دیا ہے۔ غوث اعظم نے اس فیصلے کو دہرا دیا ہے۔

— خدارا خدا کا امتحان تو نہ لو۔

کاتے ہوئے سوت کو کات کر اسے ایک "معجزہ" بتانا بڑی ہی پُراسرار بات ہے۔

اور اب ؎

اب تو پردہ اُٹھنے کی منتظر ہے نگاہ

اب تو فطرت کا پُراسرار ہاتھ حرکت میں آچکا ہے۔ ڈاکٹر اسرار احمد تعجیل سے کام نہ لیں۔

فانتظروا یا اولی الابصار

(بشکریہ ہفت روزہ لاہور ۸/۸/۷۷)

درخواست ہائے دعا: (۱) محترمہ فوزیہ ظفر صاحبہ اہلیہ مکرم محمد ظفر احمد صاحب دیودرگی حیدرآباد ان دنوں بعض عوارض سے دوچار ہیں موصوفہ اپنی کامل شفایابی کے لئے نیز اپنے بچوں کی صحت وسلامتی اور نیک، صالح و خادم دین بننے کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔ (۲) مکرم محمد ابراہیم خان صاحب صدر جماعت احمدیہ جڑچرلہ اپنی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے نیز بیش از بیش خدماتِ دینیہ بجالانے کی توفیق پانے کے لئے جملہ بزرگان و احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

خاکسار:- خورشید احمد انور انسپکٹر بیت المال آمد

نزیل چنتہ کنٹہ

منقولات

"مسیح نے کبھی دعویٰ الوہیت نہیں کیا"

الوہیتِ مسیح اور مسیح کی صلیبی موت وغیرہ کی تردید میں نو مطبوعہ کتب کے چند اقتباسات اور اخبارات کے چند تراشوں کے اردو ترجمے بعض علم دوست احباب نے ہمیں ارسال کئے ہیں جو قارئینِ بدر کے ازدیادِ علم کی خاطر ذیل میں درج کئے جا رہے ہیں ——

ایڈیٹر

چند اقتباسات کتاب موسومہ دِس مَین جیزس (THIS MAN JESUS) سے پیش خدمت ہیں۔ اس کتاب کے مصنف کا نام بروس واٹر (BRUCE VAWTER) ہے جو کہ بائیبل سکالر ہے اور ڈی پال یونیورسٹی (شکاگو) میں تھیالوجی ڈیپارٹمنٹ کے چیئرمین اور سابق کیتھولک بائیبل ایسوسی ایشن کے پریذیڈنٹ ہیں۔ کتاب مذکورہ کو ڈبل ڈے اور کمپنی۔ گارڈن سٹی نیویارک نے شائع کیا ہے۔

ترجمہ:۔ اناجیل سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کبھی اپنی زبان سے مسیح۔ ابن داؤد یا ابن اللہ ہونے کا دعویٰ کیا ہو۔ مؤخر الذکر یعنی ابن اللہ کے متعلق تو عیسائیوں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ یہ مسیح کی ہی ایک صفت ہے۔ (المسیح ابن اللہ) حقیقت یہ ہے کہ مسیح کو ابن اللہ کہنا اور ان دونوں میں پھر کسی قسم کا تعلق ثابت کرنا تاریخی لحاظ سے بڑی مشکلات پیدا کرتا ہے۔ (صفحہ ۵۹) حالانکہ مرقس باب تین آیت گیارہ اور مرقس باب پانچ آیت سات کے مطابق یسوع کو ابن اللہ کہنے والے (Demons) شیطان اور بدروحیں تھیں اور متی باب ۴ آیت ۱ تا ۱۱ اور لوقا باب ۴ آیت ۱ تا ۱۳ کے مطابق یہ شیطانوں کی کوشش تھی کہ وہ تحریص و ترغیب سے کام لے کر یسوع سے یہ اعلان کروائے کہ وہ ابن اللہ ہے۔ (صفحہ ۹۰) اناجیل کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کبھی بھی خدا کا لفظ اپنے لئے استعمال نہیں کیا۔ جیسا کہ مرقس باب ۱۰ آیت اٹھارہ سے ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کبھی بھی اپنے لئے وہ الفاظ استعمال نہیں کئے جو کہ خدا تعالیٰ کی عظمت اور کبریائی کے لئے مخصوص ہیں بعد میں یونانیوں اور مشرکوں سے متأثر ہو کر) عیسائیوں نے یہ سمجھ لیا کہ (GOD) خدا کا لفظ وسیع معنے رکھتا ہے اور یسوع کے لئے بھی اس کا استعمال جائز ہے تو پھر پہلی صدی عیسوی کے آخری تہائی میں لفظ خدا کا اطلاق یسوع کے لئے اوقات ہونے لگا۔ (صفحہ ۱۳۴ و صفحہ ۱۳۵)

(۲) کیا مسیح (ناصری) کشمیر میں مدفون ہیں؟

۲۲ر ستمبر ۱۹۷۷ء کے اخبار بدر میں بحوالہ اخبار "امرت بازار پتریکا" حضرت مسیح ناصری کا صلیب سے بچ جانا شادی کرنا اور آپ کے مدفن کے کشمیر میں پائے جانے کی خبر شائع ہوئی۔ معلوم ہوتا ہے کئی ایک کتابیں یورپ اور امریکہ میں اسی موضوع پر شائع ہو چکی ہیں ان میں ایک کتاب وہ بھی ہے جو ۱۹۷۵ء میں نیو امریکن لائبریری نیویارک سے شائع کی کتاب کا نام زارقن پرنسپل (THE ZARKON PRINCPEL —— BY ZARKON ہے PUBLISER THY NEW AMERICAN LIBRARY.-) مصنف نے اس کتاب میں ناقابلِ تردید عقلی و نقلی دلائل سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا صلیبی موت سے بچ جانا ثابت کیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ آپؑ نے شادی کی تھی اور آپؑ کا مقبرہ سری نگر کشمیر میں ہے۔

ڈاکٹر شون فیلڈ نے اپنی تصنیف "دی پاس اوور پلاٹ" (THE PASSOVER PLOT) میں تحقیق کے بعد لکھا ہے کہ یسوع نے صلیب پر وفات نہیں پائی نئی کتاب جو اس سال شائع ہوئی ہے اور جس میں حضرت عیسیٰ کا مدفن کشمیر بتایا گیا ہے۔ اور جس کا حوالہ اخبار "امرت بازار پتریکا" نے دیا ہے۔ اس کتاب کا نام "جیزس ڈائیڈ ان کشمیر" ہے (JESUS DIED IN KASHMIR) یعنی حضرت عیسیٰ نے کشمیر میں وفات پائی۔

یہ عجیب اتفاق ہے کتاب جس کا نام "دی میتھ آف گاڈ ان کارنیٹ" (THE MYTH OF GOD INCARNATE) جس میں سات مسیحی علماء نے ثابت کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ نے کبھی دعویٰ الوہیت نہیں کیا۔ اور کتاب جس کا نام "جیزس ڈائیڈ ان کشمیر" (JESUS DIED IN KASHMIR) یعنی مسیح نے کشمیر میں وفات پائی۔ دونوں اسی سال شائع ہوئی ہیں۔ اور ہمارے نقطۂ نگاہ سے یہ دونوں کتابیں بہت اہم ہیں۔ یورپین اور امریکن محققین نے صداقت کھل جانے پر اس کا اقرار کر لیا ہے۔ لیکن غیر احمدی علماء کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ کا مرنا اور جینا ان کے لئے کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ حالانکہ قرآن کا وفاتِ عیسیٰ کا ثبوت دینا اس بات کی زبردست دلیل ہے کہ یہ بہت ہی اہم مسئلہ ہے۔ کیونکہ قرآن غیر اہم اور غیر ضروری امور کا ذکر نہیں کرتا۔

(مرسلہ: مکرم سید عبد العزیز صاحب آف نیو جرسی۔ امریکہ)

(۳) علمائے دین کی مشترکہ جدوجہد

اخبار ادتادہ سٹیزن ادتاوہ۔ مجریہ بروز ہفتہ مورخہ ۹ر جولائی ۱۹۷۷ء میں ایڈیٹر ٹام ہل کی طرف سے مذکورہ عنوان کے تحت ذیل کا نوٹ شائع ہوا ہے۔

نو مطبوعہ کتاب حضرت مسیح کی الوہیت پر معترض ہے۔

لندن (اے۔پی) ان دنوں فرقہ پروٹسٹنٹ علماء کی جانب سے حضرت مسیح کی الوہیت کو چیلنج کیا جا رہا ہے وہ اس امر کے مدعی ہیں کہ مسیح کو ایک عظیم ہادی سمجھنا چاہئیے نہ کہ ایک مافوق الفطرت معجزہ نما ہستی۔

تجسیم خداوندی کا افسانہ نامی کتاب میں سات علماء دین اس بات پر بحث کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ حضرت مسیح انسانی شکل و صورت میں خدا نہ تھے بلکہ اس کے خاص مشن پر مبعوث شدہ ایک مقبول بندے تھے۔

مبصرین یہ پیشگوئی کرتے ہیں کہ یہ کتاب ان عیسائیوں میں اختلاف و بدحواسی پیدا کر دیگی جو حضرت مسیح کو خدائی تجسیم کا مظہر خیال کرتے ہیں۔ اور جو درحقیقت بنیادی عیسائیت بھی ہے اس کتاب کے تعلق میں مذہبی رہنماؤں کا اولین ردِ عمل منفی ثابت ہوا۔

اس ۲۱۱ صفحاتی ایس سی۔ ایم۔ پریس لمیٹڈ کی مطبوعہ کتاب کے تمام مصنفین شعبہ مذہبیات کے یونیورسٹی پروفیسر ہیں اور ان سات میں سے چھ کلیسائے انگلستان کے پیرو ہیں۔

یہ مصنفین کہتے ہیں کہ حضرت مسیح نے الوہیت کا دعویٰ نہیں کیا تھا۔ بلکہ ان کو قرونِ اولیٰ کے عیسائیوں نے اس مقام پر پہنچا دیا تھا۔ جو اس وقت مشرکانہ و کافرانہ اثرات سے متأثر تھے۔ یہ مصنفین یہ بھی کہتے ہیں کہ اس سائنسی دور میں حضرت مسیح کو ایک عظیم ہادی کے طور پر قبول کرنا کلیسا کے لئے بھی مفید ہے۔ کیونکہ آج بھی بہت سے لوگ ان کی روحانی بصیرت کے تو قائل ہیں لیکن بہر کیف ان مافوق الفطرت تصور کو تسلیم کرنے پر آمادہ نہیں ہیں۔

کتاب کے ایڈیٹر اور "یونائیٹڈ رفارمڈ چرچ" کے ممبر عزت مآب جون ہک نے کتاب کے مقدمہ میں فرمایا کہ انسانی علم و آگہی روز افزوں ترقی پذیر ہے اور مذہب عیسائیت پر ماضی کے بالمقابل اب روز بروز یہ دباؤ بڑھتا جاتا ہے کہ وہ خود کو قابلِ قبول صورت میں ڈھالتی جائے۔

انہوں نے کہا کہ عیسائی زاویوں کی ترقی پذیر علم و آگہی اس اقرار و تسلیم کی شکل میں غلطاں و پیچاں ہے کہ تثلیث مقدس کے دوسرے رکن حضرت مسیح کی انسانی حیات میں تجسیم خداوندی کا تصور ہمارے لئے ان کی اہمیت کا ایک شاعرانہ و خدائی ذریعہ اظہار ہے ..... جدید علمی تبحر اس امر کا انکشاف بھی کر چکا ہے کہ یہ مفروضہ غیر مبدل عقائد کا مجموعہ ایک سراب ہے۔"

(مرسلہ: محترم قریشی منظور احمد صاحب سوز ناظر تعلیم قادیان)

درخواستِ دُعا :- مکرم خضر محمود صاحب شیموگہ نے دوائیں بنانے کا کاروبار شروع کیا ہے احباب جماعت سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے کاروبار میں ترقی دے آمین موصوف نے پانچ روپے شکرانہ فنڈ اور پانچ روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔ جزاہم اللہ خاکسار: فیض احمد مبلغ سلسلہ شیموگہ۔

منقولات

"اسلام کا تعارف"

یہ تجویز کنونشن میں ۴ اکتوبر ۱۹۷۷ء کو منظور کی گئی (الجمیعتہ ۶/۱۰/۷۷) اس بارہ میں ہمارا تبصرہ دوسری جگہ ملاحظہ فرمایا جائے۔
(ایڈیٹر بدر)

"کتاب و سُنّت کی صریح نصوص کی روشنی میں ملّتِ اسلامیہ کا متفقہ عقیدہ ہے کہ حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں یعنی قیامت تک کے تمام انسانوں کی نجات اور فلاح اور کامرانیوں پر ایمان لانے اور آپ کے لائے ہوئے دین کو اپنانے پر موقوف ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ساڑھے تیرہ سو سال سے زیادہ کا عرصہ ہوا دنیا سے تشریف لے گئے۔ اب دنیا کے انسانوں کو قیامت تک اسلام کا پیغام کون پہنچائے گا۔ اور انہیں نجات اور دینوی و اُخروی کامرانی سے ہمکنار کرنے کی کوشش کس کے ذمّہ ہے۔ اس کا ایک ہی جواب ممکن ہے اور وہی صحیح ہے اور وہ یہ ہے کہ یہ ذمّہ داری اُمّتِ مسلمہ کی ہے۔ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نیابت میں اسلام کے پیغام کو دنیا کے ایک ایک انسان تک پہنچانے کی قیامت تک جد وجہد کرتی رہے گی یہ دنیا کی سب سے عظیم خدمت ہے۔ اور یہی وہ خدمتِ عظیم ہے جس کے لئے اُمّتِ مسلمہ کی تشکیل عمل میں آئی ہے جیسا کہ آیتِ کریمہ وکذالک جعلناکم —— ویکون الرسول شھیدا* سے واضح ہے۔

ہندوستان میں مسلمان ایک ہزار سال سے رہ رہے ہیں۔ مگر ابتداء کے عرب تاجروں، صوفیائے کرام علماء حق کی ہتم بالشان کوششوں کو چھوڑ کر اُمّتِ مسلمہ ہند اس سلسلے میں اپنی ذمہ داریوں کو کما حقہ ادا نہ کر سکی یہ ذمّہ داریاں اگر صحیح طور سے ادا کی جاتیں۔ تو ملک میں اسلام کا وسیع پیمانے پر تعارف ہوتا ملک کی اکثریت اسلام سے وابستہ ہوتی یا کم از کم اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں ان شدید غلط فہمیوں کا شکار نہ ہوتی جن کا وہ آج شکار ہے۔ اور یہی غلط فہمیاں ملک و ملّت کے بہت سے مسائل کی ذمّہ دار ہیں ....

اس لئے ضروری ہے کہ ہندی انگریزی اور ہندوستان کی تمام علاقائی زبانوں میں قرآن مجید حدیثِ نبوی۔ سیرتِ رسُول و سیرتِ صحابہؓ و اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتابوں کے ترجمے بہت تیزی کے ساتھ اور غیر مسلموں کے ذہن اور سماجی پس منظر کو سامنے رکھ کر ان زبانوں میں اسلامی کتابیں تصنیف کی جائیں اور ان کی بڑے پیمانے پر اشاعت ہو اس کے لئے بڑے پیمانے کے سرمایہ کی بھی ضرورت ہے۔ اور ایسے بہت سے افراد کی بھی جو ان زبانوں میں مہارت رکھتے ہوں اور اسلامی تعلیمات سے بھی بخوبی واقف ہوں یہ کام انتہائی اہم ہے۔ غیر مسلموں تک اسلام پہنچانے کے لئے اور مسلمانوں کی نئی نسل کو اسلام سے وابستہ رکھنے کے نقطۂ نظر سے بھی۔ کیونکہ ہماری نئی نسل بہت تیزی سے اردو سے بے بہرہ اور ہندی اور علاقائی زبانوں سے متعلق ہوتی جا رہی ہے۔ اس کے لئے پوری ملّت اور اس کی سب تنظیموں اور مکاتبِ فکر کو علیحدہ علیحدہ اور مل جل کر پوری طرح متوجہ ہونے کی ضرورت ہے۔ اسلام کی یہ قولی شہادت کافی نہیں۔ جب تک کہ ملّتِ اسلامیہ ہند اپنی زندگی میں اسلام کی عملی شہادت دینے والی اور اس کی سچی پیروکار نہ ہو اس لئے ضروری ہے کہ مسلمانوں کی سب جماعتیں اور تنظیمیں مسلمانوں کی ہمہ جہتی اصلاح کی طرف متوجہ ہوں۔"
(روزنامہ الجمیعتہ دہلی مورخہ ۱۴ اکتوبر ۱۹۷۷ء صہ ۳)

* (نوٹ یہاں لفظ وسطاً کو اصل۔ یہ آیت اس طرح نہیں۔ بدر)

درخواستہائے دعا: (۱) محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب (امیر جماعت یادگیر) کی والدہ ماجدہ کے سینے پر پیدا شدہ ایک غدود اپریشن سے نکالی گئی ہے (۲) محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب (امیر جماعت حیدر آباد) دل کے دورہ سے بیمار تھے اب کافی افاقہ ہے (۳) مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب غوری یادگیری کا حیدر آباد میں موتیا بند کا اپریشن ہونا ہے (۴) مکرم کمال حسین صاحب (خلف حضرت مولوی غوث حسین صاحبؓ) حیدر آباد داخل شفا خانہ ہیں ابھی مرض کی تشخیص نہیں ہوئی ہے ــــ خاکسار کے بہنوئی محمد علی حسین صاحب کو پھیپھڑے کے اپریشن کے لئے کراچی سے کینیڈا لے جایا گیا ہے۔ کینسر کا خدشہ ہے۔

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ: (صفحہ اوّل سے آگے)

اور داعی الی اللہ کو بھی لگا دیا ہے اور اسے یہ اختیار دیا ہے کہ چاہے تو وہ داعی الی الخیر کی آواز پر لبیک کہہ کر اپنی زندگی کے مقصد کو پورا کرے اور خدا تعالےٰ کی اطاعت اور اس کی عبادت کو اپنا شعار بنائے اور اپنی بشری کمزوریوں کی دعاؤں کے ذریعہ تلافی کرنے کی کوشش کرے اور چاہے تو داعی الی الشر کی آواز پر کان دھر کر خدا کی اطاعت سے منہ پھیر لے اس کے ساتھ ہی انسان کے لئے بعض بیرونی اثرات بھی ایسے رکھے گئے ہیں جو خیر یا شر کے رنگ میں اسی پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

حضور نے بتایا کہ انسان کو یہ اختیار اس لئے دیا گیا ہے تاکہ وہ اپنے دائرہ استعداد میں خدا تعالےٰ کے قرب اور اس کی رضا کو حاصل کر کے غیر محدود ترقیات اور اس کی غیر محدود برکات کو حاصل کر سکے۔ چونکہ ترقیات اور اعمال صالح کا یہ سلسلہ اُخروی زندگی میں بھی جاری رہے گا۔ مگر اس فرق کے ساتھ کہ وہاں پر ابتلاء اور آزمائش کا ڈر نہ ہوگا۔ انسان کو نیکی اور شر کا جو اختیار دیا گیا ہے اس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ اسلام ہر انسان کو اپنے اعتقاد میں آزادی عطا فرماتا ہے اور کسی کو بھی یہ حق نہیں دیتا کہ وہ اس آزادی میں مداخلت کرے قرآن کریم نے اس آزادی پر بہت زور دیا ہے۔ اور مختلف پیرایوں میں اسے پیش کیا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم کی متعدد آیات پیش کرتے ہوئے واضح کیا کہ اسلام کسی شخص کو یہ حق نہیں دیتا کہ وہ دوسرے کو زبردستی اور جبراً کافر یا مومن قرار دے۔ مومن وہی ہے جس کی حقیر سعی خدا کے حضور مقبول ہو اور اس کا فیصلہ کوئی انسان نہیں کر سکتا بلکہ خدا ہی کر سکتا ہے کہ کونسے شخص کی مساعی اس کے حضور مقبول ہے

آخر میں حضور نے فرمایا اسلام کی انہی حسین تعلیم کی روشنی میں ہمیں یہ دو دعائیں خاص طور پر کرنی چاہئیں (۱) اللہ تعالےٰ ہمیں جو اختیار عطا فرمایا ہے ہم اسے صحیح رنگ میں استعمال کرتے ہوئے ہمیشہ ہدایت کی راہ پر گامزن رہیں (۲) دنیا کی جو بھٹکی ہوئی روحیں تا حال اسلام کی صداقت اور قرآن مجید کی آسمانی نعمت کو نہیں پہچان سکیں اللہ تعالےٰ انہیں معرفت حاصل کرنے اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہونے کی توفیق بخشے آمین:

اخبار قادیان:

مکرم ڈاکٹر خواجہ محمد افضل صاحب (متوطن ہمہ ہان کشمیر) جو گزشتہ دنوں ایران سے مع اہل وعیال زیارتِ مقاماتِ مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے تھے مورخہ ۱/۱۱ کو مع اہل وعیال واپس تشریف لے گئے ان کی والدہ محترمہ چند روز قبل کشمیر سے انہیں ملنے کی غرض سے آئی تھیں وہ بھی اور ان کے باقی عزیزان مورخہ ۳۱/۱۰ کو کشمیر کے لئے روانہ ہو گئے۔

٭ــــ مورخہ ۲۷/۱۰ کو امرتسر میں چار صد سالہ شتابدی کی تقریبات کے موقع پر تبلیغ اسلام و تقسیم لٹریچر کی غرض سے نظارت دعوۃ و تبلیغ کی ہدایت کے مطابق مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کا ایک وفد امرتسر گیا اور لٹریچر تقسیم کیا۔ مفصل رپورٹ آئندہ اشاعت میں ملاحظہ فرمائیں۔ ٭ــــ مکرم منظور احمد صاحب گھو کھر مع اہل وعیال لنڈن سے مورخہ ۲۷/۱۰ کو زیارت مقامات مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے اور مورخہ ۲۸/۱۰ کو واپس تشریف لے گئے ٭ــــ محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے کی بڑی اہلیہ صاحبہ کافی عرصہ سے جلدی امراض کے سبب بیمار چلی آرہی ہیں مورخہ ۳۱/۱۰ کو امرتسر جا کر معائنہ کرایا گیا ہے احباب دعائے صحت فرمائیں

٭ ان سب مریضوں کی صحت عاجلہ کیلئے احباب دُعا فرمائیں۔
خاکسار: ملک صلاح الدین قادیان

ایک دوست کا انتقال: محترم سید محمد حسین شاہ صاحب جو محترم مولوی محمد عبد اللہ صاحب (سیکرٹری بہشتی مقبرہ) کے سمدھی تھے اور حضرت سید حسن شاہ صاحبؓ ناصر آباد قادیان ثم مہاجر ربوہ صحابی کے فرزند اکبر تھے طویل علالت کے بعد ربوہ میں رحلت فرما گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔
احباب ان کی مغفرت اور رفع درجات کے لئے دُعا فرمائیں۔
خاکسار: ملک صلاح الدین قادیان

بھوبنیشور (اڑیسہ) کی پارلیمنٹ آف ورلڈ ریلیجنس کانفرنس میں

احمدی نمائندہ کی کامیاب تقریر ✦ لٹریچر کی وسیع تقسیم!

رپورٹ مرسلہ مکرم مولوی عبدالحلیم صاحب مبلغ جماعت احمدیہ

مؤرخہ ۱۱ ستمبر ۱۹۷۷ء کو AKHIL BHARAT VIVEKANANDA YUVA MOHAMANDAL BHUBANESHWAR کی طرف سے پارلیمنٹ آف ورلڈ ریلیجنس کانفرنس، SOOCHANA BHAWAN میں نہایت شان و شوکت کے ساتھ منعقد ہوئی۔ اس عالمی کانفرنس میں جماعت احمدیہ کی طرف سے محترم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان نے بفضلہ تعالیٰ نہایت کامیاب نمائندگی کی۔ جس کا بہت اچھا اثر ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔ موصوف کے علاوہ جماعت احمدیہ کیرنگ سے مکرم انیس الرحمٰن صاحب نائب صدر اور کٹک سے بعض خدام نے اس کانفرنس میں شرکت کی۔

۱۱ ستمبر ۱۸۹۳ء کو شکاگو شہر میں ہونے والی World Parliament of Religions میں ویویکانندا نے تقریر کی تھی۔ اس چیز کو زندہ رکھنے اور اس کی یاد کو تازہ کرنے کے لئے آج یہاں مختلف بڑے بڑے مذاہب کے نمائندوں کو بلایا گیا تھا جیسے سناتن دھرم۔ سکھ ازم۔ عیسائی کیتھولک۔ عیسائی پروٹسٹنٹ۔ جین ازم۔ بدھ ازم۔ ہندوازم۔ اسلام یعنی احمدیت وغیرہ وغیرہ۔

اس کانفرنس کا افتتاح جناب شری ہرچرن سنگھ صاحب براڑ گورنر اڑیسہ نے کرنا تھا اور صدارت مکرم منمتھ داس صاحب کی تھی جو اتکل یونیورسٹی کے پروفیسر اور ہسٹری کے ہیڈ آف دی ڈیپارٹمنٹ ہیں۔

ٹھیک چار بجے سہ پہر محترم جناب گورنر صاحب تشریف لے آئے اور جلسہ کی کارروائی شروع ہوگئی۔ منتر پاٹھ کے بعد سیکریٹری صاحب نے استقبالیہ ایڈریس پیش کیا بعدہٗ جناب گورنر صاحب نے خطاب کیا۔

محترم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان کی تقریر پانچ تقاریر کے بعد تھی۔ آپ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی طرف سے نمائندگی کر رہے تھے۔ آپ کی تقریر کا موضوع تھا ESSENCE OF ISLAM — MESSAGE OF AHMADIYAT.

چنانچہ محترم نوجوان صاحب نے اپنی تقریر کا آغاز سورۃ فاتحہ کی تلاوت سے کیا۔ آپ نے بتایا کہ بظاہر تو میں نام و نشان کے لحاظ سے مسلمان نظر آتا ہوں لیکن حقیقت میں میرے ذرہ ذرہ میں مذاہب عالم کا رس کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے۔ موصوف نے قرآن مجید کی تعلیم "لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ" اور "وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ" کو پیش کر کے بتایا کہ اس نقطۂ نظر سے میں بحیثیت ایک مسلمان شری کرشن جی اور رامچندر جی کو بھی مانتا ہوں اور کیتھولک کی طرح مریم کی بھی عزت کرتا ہوں اور ایک پروٹسٹنٹ کی طرح مسیح کو بھی مانتا ہوں۔ اسی طرح باوا گرونانک جی اور مہاتما گوتم بدھ اور دیگر پیشوایان و بانیان مذاہب کو بھی مانتا ہوں۔ اس لئے مجھے ہر ایک پیارا ہے یہ تعلیم ہمیں قرآن کریم نے اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے۔ اور اسی حسین تعلیم کے ذریعہ دنیا میں امن پیدا ہو سکتا ہے۔

آپ نے زمانہ حاضرہ کی مختلف بے چینیوں اور مسائل کو پیش کرتے ہوئے ان کا حل قرآن کریم سے پیش کیا۔ نیز اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کو ثابت کرتے ہوئے بعثت انبیاء کے مشن اور مقاصد پر سیر حاصل بحث کی۔ آپ نے آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب لیکچر سیالکوٹ اور براہین احمدیہ حصہ پنجم کے حوالہ سے کرشن اوتار کی بشارت دی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ اور آپ کے مشن کے امن بخش اصولوں کو احسن رنگ میں پیش کیا۔

محترم نوجوان صاحب کی مدلل انگریزی تقریر نے مجلس کا رنگ بدل دیا۔ آپ کی تقریر کو بہت سراہا گیا اور صدر مجلس نے اٹھ کر خراج تحسین پیش کیا۔ سیکرٹری سوسائٹی نے آ کر ہاتھ ملایا اور تقریر کی تعریف کی۔

جلسہ کے بعد SOOCHANA BHAWAN کے بالائی حصہ میں ٹی پارٹی کا انتظام تھا اس دوران بھی نمائندگان سے مذہبی امور پر تبادلۂ خیالات ہوتا رہا۔

بہرکیف اس وسیع پیمانہ پر منعقدہ مذہبی کانفرنس میں خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے احمدی نمائندہ کو نمایاں کامیابی عطا فرمائی۔

سوسائٹی والے ایک سووینیئر کے ذریعہ اس کانفرنس میں پڑھے جانے والے تمام مضامین شائع کرنے کا انتظام کر رہے ہیں اس طرح انشاء اللہ ہماری تقریر بھی چھپ جائے گی۔

سوچنا بھون کے مین گیٹ پر ہمارے خدام نے احمدیہ بک سٹال لگایا جس کے ذریعہ اسلام و احمدیت کا لٹریچر مفت بھی تقسیم کیا گیا اور بہت سے احباب نے قیمتاً بھی ہمارا لٹریچر خرید ا۔ بک اسٹال کے انچارج کے فرائض مکرم سید شاہد احمد صاحب نے بخوبی سر انجام دیئے اسی طرح جماعت کے دوسرے احباب نے بھی تعاون کیا۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

محترم نوجوان صاحب کے بھوبنیشور میں قیام کے دوران بیشتر سرکاری افسران اور معززین سے انفرادی ملاقات کی گئی اور اچھے رنگ میں پیغام حق پہنچایا گیا اور بہتوں کی غلط فہمیوں کا ازالہ کیا گیا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ محض اپنے فضل سے ہماری حقیر مساعی کو قبولیت فرمائے۔ اور غلبۂ اسلام کے دن جلد دکھائے۔ آمین :

اُذکروا موتاکم بالخیر

حضرت والدہ ماجدہ اہلیہ چوہدری محمد حسین صاحب مرحوم کی یاد میں

حضرت والدہ ماجدہ گذشتہ دو ماہ کے عرصہ سے بیمار چلی آرہی تھیں۔ ان کو لندن کے ایک مشہور ہسپتال میں جگر کی خرابی اور بعد میں السر کی تکلیف کے باعث داخل کیا گیا تھا۔ ہسپتال میں کافی حد تک طبیعت ٹھیک بھی ہوگئی تھی۔ جب ہم آپ کو گھر لانے کا پروگرام بنا رہے تھے تو ان کی طبیعت پھر سے کچھ زیادہ خراب ہوگئی آخری تین دن بے ہوشی سی طاری رہی لیکن ۷ اکتوبر جمعۃ المبارک کی صبح وفات سے چند گھنٹے قبل کچھ ہوش آگئی تھی ہر بات کا جواب دیتی تھیں۔ اسی دن صبح ہی سے مکرمی بھائی جان پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب ان کے پاس موجود تھے — ہمارے دیکھتے ہی دیکھتے حضرت والدہ صاحبہ کا سانس کچھ وقت کے لئے تیز ہوگیا۔ ۸½ بجے صبح کے قریب کچھ ہلکا ہونا شروع ہوا۔ مکرمی بھائی جان نے مجھے کہا کہ جاؤ ڈاکٹر کو بلاؤ۔ دو منٹ میں دو ڈاکٹر آگئے۔ انہوں نے بلڈ پریشر لیا ساتھ ہی آکسیجن لگا دی۔ بس وقت معین آن پہنچا تھا۔ ۷ اکتوبر کی صبح ۹ بجے کے قریب روح اپنے مولیٰ کے حضور لبیک کہتی ہوئی چلی گئی۔ انّا للہ و انّا الیہ راجعون ٥

کُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ٥

بُلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

وفات کے وقت ان کی عمر ۸۷ سال کی تھی مرحومہ موصیہ تھیں۔

مؤرخہ ۹ اکتوبر کی صبح مسجد فضل لندن میں مکرمی بشیر احمد رفیق صاحب امام مسجد انگلستان نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں قریباً تین صد احباب جماعت اور کچھ غیر از جماعت احباب نے بھی شمولیت کی۔ اسی شام کو مکرمی بھائی جان پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب پی آئی اے کے ذریعہ والدہ مرحومہ کا جنازہ ربوہ لے گئے۔ جہاں ازراہِ شفقت حضور پُرنور نے مؤرخہ ۱۲ اکتوبر کو نہ صرف نماز جنازہ پڑھائی بلکہ جنازہ کو دور تک کندھا بھی دیا۔ اس کے بعد بہشتی مقبرہ میں مدفون ہوئیں۔ الحمد للہ کہ ربوہ میں ہزاروں احباب جماعت نے جنازہ میں شمولیت کی اور سب بھائی بہنوں نے ان کے آخری دیدار بھی کر لئے اور دعا دی۔

حضرت والدہ ماجدہ صوم و صلوٰۃ کی پابند تھیں دین کی غیرت بدرجہ کمال تھی۔ غرباء کی خبرگیری کی صفت سے متصف اور غریبانہ زندگی بسر کرنے کی عادی نیک بیوی اور والدہ تھیں۔

مرحومہ کی بڑی خواہش تھی کہ حج کریں اور قادیان کا بھی چکر لگائیں اس غرض کے لئے گذشتہ سات سال کے قیام پر لندن میں ان کا برٹش پاسپورٹ بنوایا تھا لیکن خرابیٔ صحت کی وجہ سے حج کا فریضہ ادا نہ کر سکیں البتہ ۱۹۶۲ء میں حضرت اباجان چوہدری محمد حسین صاحب مرحوم، مکرمی بھائی جان پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب اور مکرمی برادرم محمد عبدالماجد صاحب کے ساتھ عمرہ کرنے کی سعادت حاصل کی۔ روضۂ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کر کے بڑی خوش ہوئیں اور اکثر اس کا ذکر کرتی تھیں — حضرت والدہ صاحبہ کو قرآن پاک کا کافی حصہ حفظ تھا۔ حفظ کرنے کا ذوق تو آپ نے اپنے والد مرحوم حضرت حافظ نبی بخش صاحب آف فیض اللہ چک جو کہ صحابی تھے سے لیا تھا۔

مرحومہ ۷ لڑکوں۔ دو لڑکیوں کے علاوہ ایک بھائی اور دو ہمشیرہ یادگار چھوڑ گئی ہیں۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ہم سب کو اپنے خاص فضل سے عمل صالح کی توفیق دے۔ آمین۔ آپ کو اور حضرت والدہ صاحبہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام قرب میں جگہ دے۔ آمین۔ خاکسار: محمد عبدالرشید ساکن لندن
{ ابن چوہدری محمد حسین صاحب مرحوم
برادر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب لندن }

[مرحومہ کی نماز جنازہ غائب] بعد نماز جمعہ مسجد اقصیٰ قادیان میں پڑھائی گئی —!

جماعتہائے احمدیہ انگلستان میں رمضان المبارک کے شب و روز

لنڈن

امسال ماہ رمضان میں نماز فجر کے بعد خاکسار، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "تحفہ غزنویہ" کا درس دیتا رہا اور خدا تعالیٰ کے فضل سے ہم نے یہ کتاب درس کی صورت میں ختم کی۔ اس طرح کہ تمام دوستوں کو اس کا خلاصہ ذہن نشین ہو جائے۔

جمعہ کے روز جمعہ کی نماز کے بعد مستورات کیلئے قرآن پاک کے درس کا انتظام کیا گیا تھا۔ یہ درس خاکسار کے علاوہ مکرم ڈاکٹر عبد الحمید صاحب اور مکرم مبارک احمد صاحب ساقی نے دیئے۔ ہر اتوار کو افطاری سے ایک گھنٹہ قبل مردوں کیلئے درس قرآن کا انتظام تھا۔ یہ درس محترم امام بشیر احمد صاحب رفیق اور محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کے علاوہ خاکسار نے دیئے۔ درس کے بعد تمام دوستوں کو روزہ افطار کروانے کے علاوہ کھانا بھی پیش کیا جاتا رہا۔ جن احباب کو یہ توفیق ملی کہ روزہ کھلوائیں ان میں ممبران مجلس خدام الاحمدیہ لندن۔ مکرم ڈاکٹر عبد الحمید صاحب، اور مکرم داؤد احمد صاحب گلزار شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان سب کی جملہ نیک خواہشات پوری ہوں۔ آمین۔

نماز تراویح:- ہر روز نماز عشاء کے بعد نماز تراویح کا بھی انتظام تھا۔ مستورات کیلئے پردہ کا انتظام کیا گیا۔ نماز تراویح مکرم مولوی عبد الکریم صاحب پڑھاتے رہے۔

اعتکاف:- امسال مسجد فضل لندن میں جن دوستوں کو اعتکاف بیٹھنے کی سعادت نصیب ہوئی ان کے اسماء یہ ہیں۔ مکرم داؤد احمد صاحب گلزار۔ مکرم محمد یامین ندیم صاحب اور مکرم عبد الواسع ساکا صاحب آف نائیجیریا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کی دعاؤں کو قبولیت بخشے۔ آمین

عید:- حسب سابق تمام جماعتوں کو بر وقت اطلاع کی گئی کہ کب عید کی نماز ہوگی۔ عید الفطر ۱۵ ستمبر کو بروز جمعرات ہوئی۔ عید میں حاضری ساڑھے تین ہزار کے قریب تھی۔ نماز عید محترم امام صاحب نے پڑھائی اور خطبۂ عید محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل الاعلیٰ و وکیل التبشیر نے انگریزی میں دیا۔ اور عید کا فلسفہ و حکمت بیان فرمائی۔

مسجد میں ایک طرف کتابوں کا سٹال لگا دیا گیا تھا تاکہ جو غیر مسلم دیگر دوست کتب خریدنا چاہیں وہاں سے لے سکیں۔ اجتماعی دعا کے بعد تمام دوستوں کی خدمت میں چائے اور بسکٹ پیش کئے گئے۔

گلاسگو

سکاٹ لینڈ میں ہمارے انگریز مبلغ بھائی مکرم بشیر احمد صاحب آرچرڈ ہیں۔ مشن ہاؤس گلاسگو میں ہے اور آپ کا قیام یہیں ہے۔ رمضان کے مہینہ میں نماز فجر کے بعد آپ حضرت مصلح موعودؓ کی تصنیف "Life of The Holy Prophet" کا درس دیتے رہے اور ہر اتوار کو بعد نماز ظہر ایک گھنٹہ کیلئے درس القرآن کا انتظام تھا۔ عید الفطر میں چالیس کے قریب حاضری تھی۔ نماز و خطبۂ عید کے بعد تمام دوستوں نے "کلوا جمیعًا" کی طرز پر مل کر کھانا کھایا۔

ہنسلو

ہنسلو اور اردگرد کے علاقوں کیلئے ہمارے مبلغ مکرم نسیم احمد صاحب باجوہ ہیں۔ آپ ہنسلو میں مقیم ہیں۔ ماہ رمضان میں آپ باقاعدگی سے نماز تراویح پڑھاتے رہے۔ اتوار کو قرآن کریم کا درس جاری رہا اور اس کے علاوہ ہر جمعہ کے روز بعد نماز جمعہ کمیونٹی سنٹر میں درس القرآن کا انتظام تھا۔ نیز پندرہ روز کیلئے بچوں کیلئے تعلیم القرآن کلاس کا انتظام کیا گیا جس میں حفظ قرآن کریم اور حفظ منظوم کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام و حضرت مصلح موعودؓ کا اہتمام کیا گیا۔ حاضری اوسطاً دس رہی۔

مکرم نسیم احمد صاحب باجوہ نے نماز عید پڑھائی اور مناسب حال خطبہ دیا۔ حاضری مرد و زن کی ملا کر قریباً تین صد تھی۔

ہڈرسفیلڈ

یارک شائر میں ہمارے مبلغ مکرم انیس الرحمٰن صاحب متعین ہیں۔ ہڈرسفیلڈ میں مشن ہاؤس اور آپکی رہائش ہے۔ رمضان المبارک میں ہر ہفتہ کے روز افطاری سے ایک گھنٹہ قبل درس القرآن کا انتظام تھا۔ درس کے بعد اجتماعی طور پر دوستوں کو افطاری کروائی جاتی رہی۔ اسی طرح ہر اتوار کو بچوں کیلئے سنڈے سکول جاری رہا جس میں دس کے قریب بچے شامل ہوتے رہے۔

نماز عید میں ہڈرسفیلڈ کے علاوہ مانچسٹر، بریڈ فورڈ۔ شیفیلڈ اور راچڈیل وغیرہ سے بھی دوست شامل ہوئے حاضری قریباً چار صد تھی۔ نماز کے بعد مکرم انیس الرحمٰن صاحب نے مناسب حال خطبہ دیا اور دعا کے بعد حاضرین کو چائے پیش کی گئی۔

برمنگھم

برمنگھم میں احباب دخواتین نماز عید کیلئے قریباً ایک صد کی تعداد میں نیوٹاؤن کمیونٹی سنٹر میں جمع ہوئے۔ مکرم چوہدری عبد الحفیظ صاحب، پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ برمنگھم نے نماز عید پڑھائی اور خطبہ دیا۔ دعا کے بعد ریفریشمنٹ کا بھی انتظام تھا۔

جلنگھم

جلنگھم میں [illegible] ہال میں نماز عید کا انتظام تھا۔ مکرم فضل کریم صاحب لون پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ جلنگھم نے نماز عید کی نماز پڑھائی اور خطبہ دیا۔ دعا کے بعد تمام دوستوں کی خدمت میں مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے چائے وغیرہ پیش کی گئی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو رمضان المبارک کی برکات سے متمتع فرمائے۔ خاکسار: منیر الدین شمس (نائب امام مسجد فضل لندن)

منظوری انتخاب عہدیداران لجنات اماء اللہ بھارت!

برائے یکم اکتوبر ۱۹۷۷ء تا ۳۰ ستمبر ۱۹۸۰ء

مندرجہ ذیل عہدیداروں کی عرصہ تین سال کے لئے منظوری دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو احسن رنگ میں خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین :

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

لجنہ اماء اللہ سکندر آباد

صدر لجنہ اماء اللہ ..... محترمہ فیض النساء صاحبہ
نائب " " .... " فرحت الدین صاحبہ
جنرل سیکرٹری .... " عظیم النساء صاحبہ
سیکرٹری مال .... " ساجدہ الدین صاحبہ
" تعلیم .... " امۃ الکریم کوثر صاحبہ
" تبلیغ .... " فرحت الدین صاحبہ
" تربیت .... " عظیم النساء صاحبہ
" ناصرات .... " امۃ الحکیم کوثر صاحبہ
" خدمت خلق .... " علیمہ بیگم صاحبہ

چنتہ کنٹہ

صدر لجنہ اماء اللہ ... " بدر النساء صاحبہ

حیدر آباد

صدر لجنہ اماء اللہ ... " اعظیم النساء صاحبہ
نائب " " .... " راشدہ زرینہ صاحبہ
جنرل سیکرٹری .... " امۃ الباری صاحبہ

کلکتہ

صدر لجنہ اماء اللہ ... " اختر الاسلام صاحبہ
سیکرٹری لجنہ .... " شکیلہ اختر صاحبہ
سیکرٹری مال .... " ریحانہ بیگم صاحبہ
سیکرٹری تعلیم و تربیت .... " بشریٰ ظفر صاحبہ
سیکرٹری ناصرات .... " بشارت جہاں صاحبہ

کیرنگ

صدر لجنہ اماء اللہ ... " حوّا بی بی صاحبہ
نائب " " .... " عطر النساء صاحبہ
سیکرٹری لجنہ .... " حنیفہ النساء صاحبہ
سیکرٹری مال .... " امۃ الباسط صاحبہ
" تعلیم و تربیت ... " زبیدہ بی بی صاحبہ
" ناصرات ... " رابعہ بصری صاحبہ

شموگہ

صدر لجنہ اماء اللہ ... " حفظ النساء صاحبہ
نائب " " .... " زاہدہ بیگم صاحبہ
جنرل سیکرٹری ... " خورشید بیگم صاحبہ
سیکرٹری تعلیم و تربیت ... " امۃ الحفیظ صاحبہ
" مال ... " ساجدہ بیگم صاحبہ
" تبلیغ ... " امۃ الرفیق صاحبہ
" خدمت خلق ... " خیر النساء صاحبہ
" ناصرات ... " ساجدہ بیگم صاحبہ

پٹنہ و آرہ

صدر لجنہ اماء اللہ ... " شکیلہ اختر صاحبہ
سیکرٹری لجنہ ... " صوفیہ احمد صاحبہ
جوائنٹ سیکرٹری ... " عذرا شمیم صاحبہ
سیکرٹری مال ... " رضیہ قیوم صاحبہ
سیکرٹری تعلیم و تربیت ... محترمہ بشریٰ خورشید صاحبہ

(نوٹ:- پٹنہ کا انتخاب چار ماہ قبل ہوا تھا لیکن اب پٹنہ اور آرہ کی لجنہ کو ملا دیا گیا ہے اسلئے دوبارہ انتخاب ہوا ہے۔ آئندہ تین سال کیلئے یہ انتخاب ہے)

مدراس

صدر لجنہ اماء اللہ .... محترمہ عزیزہ بیگم صاحبہ
نائب " " " .... " امۃ الحفیظ صاحبہ
جنرل سیکرٹری .... " زہرہ بیگم صاحبہ
نائب جنرل سیکرٹری ... " سعیدہ بیگم صاحبہ
سیکرٹری مال ... " شاہدہ بیگم صاحبہ
نائب " ... " ناصرہ بیگم صاحبہ
سیکرٹری تبلیغ ... " بشریٰ بیگم صاحبہ
نائب " ... " جمیلہ بیگم صاحبہ
سیکرٹری تعلیم ... " فریدہ بیگم صاحبہ
نائب " ... " عزیزہ بیگم صاحبہ
سیکرٹری ناصرات ... " صادقہ بیگم صاحبہ
نائب " ... " زیتون بی صاحبہ

بنگلور

صدر لجنہ اماء اللہ ... " رضیہ بیگم صاحبہ
جنرل سیکرٹری ... " سلیمہ بیگم صاحبہ
سیکرٹری مال ... " زرینہ بیگم صاحبہ
" تبلیغ ... " سلیمہ بیگم صاحبہ
" تعلیم ... " اختر بیگم صاحبہ
" ناصرات ... " نعیمہ بیگم صاحبہ
" خدمت خلق ... " اختر بیگم صاحبہ

قادیان

صدر لجنہ اماء اللہ ... " صادقہ خاتون صاحبہ
نائب صدر " ... " معراج سلطانہ صاحبہ
نائب صدر موصیات .... " صادقہ خاتون صاحبہ
جنرل سیکرٹری ... " نصرت قریشی صاحبہ
نائب " .... " بشریٰ طیبہ عزری صاحبہ
سیکرٹری مال ... " امۃ الرحمٰن صاحبہ
نائب " ... " امۃ الحفیظ صاحبہ
سیکرٹری تعلیم ... " معراج سلطانہ صاحبہ
نائب " ... " امۃ الرحمٰن بنت مولوی بشیر احمد صاحب مرحوم
سیکرٹری خدمت خلق ... " رشیدہ بیگم صاحبہ
نائب " ... " صغریٰ بیگم صاحبہ
سیکرٹری تجنید ... " شمیم بیگم صاحبہ
نگران ناصرات ... " سہیلہ محبوب صاحبہ
سیکرٹری ناصرات گروپ اوّل " شمیم بیگم صاحبہ
نائب " " " مبارکہ شاہین صاحبہ
سیکرٹری " گروپ دوم A " سعیدہ فاطمہ صاحبہ
نائب " " " " امۃ النعیم نیاز
سیکرٹری " گروپ دوم B " امۃ اللطیف صاحبہ
نائب " " " " نسیم اختر صاحبہ
سیکرٹری " گروپ سوم ... " سلیمہ بیگم صاحبہ
نائب " " " ... " ساجدہ ثریا صاحبہ
سیکرٹری مال ناصرات ... " امۃ الرفیق صاحبہ
سیکرٹری ناصرات [illegible] ... " سہیلہ محبوب صاحبہ
نائب " .... " فرحت سلطانہ صاحبہ

اسلام کا تعارف اور علماءِ زمانہ ۔۔ بقیہ اداریہ (۲)

☆ ـــ کیا یہ حقیقت نہیں کہ علماء عوام میں اپنا اثر ورسوخ کھو بیٹھے ہیں ۔ اگر کہا جائے کہ یہ بات قابلِ تسلیم نہیں تو فرمائیے عامۃ المسلمین ان کی باتوں کا خاطر خواہ اثر قبول کیوں نہیں کرتے ۔ وہ کونسی بُرائی ہے جس میں دیگر اقوام مبتلا ہیں اور مسلمانوں کا دامن ان سے پاک ہے ۔ پھر مُسلمانوں کی بمقابلہ دیگر اقوام امتیازی شان کیا ہوئی ؟ کیا اس صورتِ حال کی موجودگی میں وہ کنتم خیر اُمّۃ اُخرجت للنّاس کہلانے کے حقدار اپنے آپ کو قرار دے سکتے ہیں ؟ اگر نہیں تو پھر اسلام کا صحیح نمونہ دکھانے والی جماعت کونسی ہے جبکہ رسول اللہ خود فرما چکے ہیں کہ لایزال طائفۃ من اُمّتی ظاھرین علی الحقّ لا یضرّھم مَن خذلھم ۔

☆ ـــ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ میری امّت بھی یہود ونصاریٰ کے نقشِ قدم پر چلے گی ۔ اگر وہ ۷۲ فرقوں میں منقسم ہوئے تو میری اُمّت ۷۳ فرقوں میں بٹ جائے گی ۔ سب فرقے فی النّار کے مستوجب ہونگے سوائے اُس ایک فرقہ کے جو " ما انا علیہ و اصحابی " کا نمونہ اپنے اندر رکھتا ہوگا ۔

☆ ـــ دعویٰ تو ہر فرقے کا اپنے تئیں ناجی ہونے کا ہے ۔ لیکن کسی کو اس امر پر غور کرنے کی فرصت نہیں ملی کہ کیا اُن کا بھی کوئی ایک واجب الاطاعت امام ہے جس کے ہاتھ پر سب جمع ہو جاتے ہوں ۔ اور اپنی زندگیوں کو صحابہ کرامؓ کے نمونے پر چلانے والے ہوں ۔

☆ ـــ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تو فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنے زمانہ کے امام کو شناخت نہیں کرتا وہ جاہلیت کی موت مرتا ہے ۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ ہر زمانہ میں خدا کی طرف سے امام ضرور مقرر ہوتا ہے ۔ اور ہمارے اس زمانہ میں امام مہدی و مسیح موعود کو ساری امت کے لئے واحد امام بتایا گیا ہے ۔ پھر کیا وجہ ہے کہ علماء حضرات لوگوں کو اس طرف رہنمائی نہیں کرتے ۔ اور یصدّون عن سبیل اللہ کا پارٹ ادا کر رہے ہیں ۔ درانحالیکہ مسلمانوں کی خستہ حالی اور دین سے ان کی بے اعتنائی اُن کے لئے کسی آسمانی مصلح کی ضرورت کا ببانگِ دُہل اعلان کر رہی ہے ۔

پس قرارداد کے تمہیدی حصّہ میں ساری اُمّت کی جس ذمّہ داری کی نشان دہی کی گئی ہے ، اُس اہم ذمّہ داری سے اُس وقت تک عہدہ برآ ہو جانا ممکن ہی نہیں جب تک کہ اُمتِ مسلمہ کے سبھی افراد امامِ وقت یعنی حضرت امام مہدی علیہ السلام کا دامن نہیں پکڑ لیتے ۔ اور آپ کی جماعت میں داخل ہو کر آپ کے بتائے ہوئے طریق سے دعوتِ اسلامی کے فریضہ کو سرانجام دینے کے لئے تیار نہیں ہو جاتے ۔ علماءِ زمانہ کی اپنی نسبت یہ سب خام خیالیاں ہیں اور عامۃ المسلمین کو اصلاحِ حال کے اصل طریق سے دُور لے جانے کیلئے بہلاوے ہیں ۔ اگر اُن کی مساعی خدا کے حضُور مقبول ہوتیں تو آج اُن کو یہ تک کہنے کی ضرورت پیش نہ آتی کہ :ـــ

" اُمّتِ مسلمہ ہند اس سلسلے میں اپنی ذمہ داریوں کو کماحقّہٗ ادا نہ کرسکی ۔ یہ ذمّہ داریاں اگر صحیح طور سے ادا کی جاتیں تو مُلک میں اسلام کا وسیع پیمانے پر تعارف ہوتا ۔ مُلک کی اکثریت اسلام سے وابستہ ہوتی ۔ یا اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں ان شدید غلط فہمیوں کا شکار نہ ہوتی جن کا وہ آج شکار ہے ۔ اور یہی غلط فہمیاں مُلک و ملّت کے بہت سے مسائل کی ذمّہ دار ہیں "

کیا علماء حضرات اور سنجیدہ مزاج برادرانِ اسلام ان باتوں پر ٹھنڈے دل و دماغ سے سوچنے کو تیّار ہیں ؟ جس دن وہ اس بات کے لئے تیار ہوگئے وہی دن اُن کی سوئی ہوئی قسمت کو جگا دینے والا ثابت ہوگا ۔ بعون اللہ تعالیٰ و بتوفیقہٖ ـــــ !!

وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغ !

حضرت مسیح علیہ السلام کے کفن کے بارہ میں تحقیقاتی کانفرنس

(بقیہ صفحہ اوّل)

کہ جغرافیائی طور پر یہ کفن کہاں سے آیا ۔

(۹) ڈاکٹر والٹر میکرون ۔ کفن کی مدّت کی تحقیق کے لئے MURE- RADIS اور ANALYSIS CARBON کی کارگزاریاں ۔

موجودہ زمانے کے اعلیٰ ترین سائنسی آلات کی تفصیل بیان کریں گے جو اس سلسلہ میں سائنسدانوں کو حاصل ہیں اور استعمال کئے جا رہے ہیں اور اس سلسلہ میں انھیں کتنی مقدار میں ۔ کفن کے کپڑے کی ضرورت ہے ۔

اسی طرح بعض اور علماء بھی اس کفن پر مختلف موضوعات پر مقالے پیش کریں گے ۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہماری لندن مسجد کے امام محترم بشیر احمد صاحب رفیق کو بھی کانفرنس میں تقریر کرنے کا موقعہ ملا ۔ جس میں آپ نے کفنِ مسیحؑ کی تحقیق اور دعویٰ پر احمدی نقطہ نگاہ سے نہایت عالمانہ رنگ میں روشنی ڈالی ۔ آئندہ برس اسی سلسلہ میں جماعت احمدیہ جو کانفرنس منعقد کر رہی ہے اس کا اعلان بھی کیا ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے آج سے تقریباً نوّے سال قبل اعلان فرمایا تھا کہ وقت آتا ہے کہ دنیا اس عقیدے سے بیزاری کا اعلان کرے گی ۔ اور تثلیث سے متنفّر ہو جائے گا اور اب اس کے مطابق یہ واضح طور پر نظر آنے لگ گیا ہے ۔ کہ وہ وقت دُور نہیں جب اسلام کا بول بالا ہوگا اور کسرِ صلیب کا کام مکمّل ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا سب جھنڈوں سے اُونچا ہوگا ۔ اور دُنیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی غلبۂ اسلام کے بارہ میں پیشگوئی پُوری ہوتے اپنی آنکھوں سے دیکھ لے گی ۔

(الفضل ۱۷ر اکتوبر ۱۹۷۷ء)

درخواستِ دعاء

(۱) ۔ محترمہ اقبال النساء صاحبہ اہلیہ ایس آر عبدالرؤف صاحب شیموگہ کئی دنوں سے سخت بیمار ہیں ۔ وہ صدقہ میں ۲۰/- روپے بھجواتے ہوئے صحتِ کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں ۔ (ناظر بیت المال آمد قادیان) ـــ (۲) ـــ مکرم ذکی الدین احمد صاحب میمن سنگھ سب احباب کو السلام علیکم عرض کرتے ہوئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں ۔ آپ کا دوسرا بیٹا ایس ۔ اے ایم ہنیر بیمار ہے ۔ احباب دُعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ جلد از جلد عزیز کو شفاء دے (امیر جماعت احمدیہ قادیان)

VARIETY
CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
PHONES:- 52325/52686 P.P.
ویرائٹی
پائیدار بہترین ڈیزائن پر لیدر سول اور ربڑ شیٹ کے سینڈل ۔ زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز
چپّل پروڈکٹس کانپور ۔ مکھنیا بازار ۲۹/۴۲

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار ۔ موٹر سائیکل ۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے
آٹو ونگس
AUTOWINGS
32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY,
MADRAS -- 600004.
فون نمبر :- 76360.

ضروری اعلان بابت انتخاب صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ بھارت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے بھارت کی تمام لجنات کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ آئندہ پانچ سال یعنی جنوری ۱۹۷۸ء تا دسمبر ۱۹۸۲ء کے لئے صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ بھارت کے انتخاب کی کارروائی اس سال جلسہ سالانہ کے موقع پر مورخہ ۲۷/۱۲/۷۷ء کو عمل میں آئے گی۔ اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل ضروری امور اور ہدایات مدنظر رکھنی ضروری ہیں:۔

(۱) صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا قادیان میں رہائش پذیر ہونا ضروری ہے۔

(۲) انتخاب کے لئے تین نام پیش ہونے ضروری ہیں۔ تین سے کم نام نہیں ہونے چاہئیں۔ تین سے زیادہ ہو جائیں تو کوئی حرج نہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ بوقت انتخاب کم از کم تین نام پیش کئے جانے چاہئیں۔ اور پھر ووٹ لئے جائیں۔ (یہ ضروری نہیں کہ ہر لجنہ تین نام پیش کرے۔ بیشک پیش بھی کر دیں) خواہ باقی دو کو کوئی ووٹ بھی نہ ملے۔ لیکن قانون پورا کرنے کے لئے تین نام ضرور پیش کئے جائیں۔ اس کی وضاحت اس لئے کی جارہی ہے تاکہ آنے والی نمائندہ اپنی لجنہ سے مشورہ کے بعد ایک سے زاید نام ذہن میں رکھ کر آئے۔

(۳) جلسہ سالانہ کے موقع پر یہ انتخاب اس لئے رکھا گیا ہے کہ ہندوستان بھر سے اس موقع پر بیرونی لجنات کی ممبرات مرکز میں تشریف لاتی ہیں۔ اُمید کی جاتی ہے کہ اس سال ہر لجنہ کم از کم ایک نمائندہ شرکت کے لئے ضرور بھجوائے گی۔

(۴) اگر کسی وجہ سے کسی لجنہ کی نمائندہ انتخاب کے موقع پر شرکت نہ کرسکے تو ایسی لجنہ اپنی رائے تحریری طور پر بذریعہ رجسٹری نومبر ۷۷ء کے آخر تک دفتر لجنہ مرکزیہ کے پتہ پر ضرور بھجوا دیں۔

(۵) ہر لجنہ اپنی ممبرات کی تعداد کے لحاظ سے ہر پچیس ممبرات پر ایک نمائندہ چُن کر بوقتِ انتخاب مرکز میں بھجوا سکتی ہے۔ بیرونی لجنات سے اگر ممبرات کی تعداد کے مطابق زیادہ نمائندگان نہ آسکتی ہوں تو اس موقع پر کم از کم ایک نمائندہ ضرور آئے۔

(۶) بیرونی لجنات جس کو اپنا نمائندہ بنا کر بھجوائیں اُسے اپنی لجنہ کی رائے سے آگاہ کر دیں۔ تاکہ انتخاب کے موقع پر وہ اُس ممبر کے حق میں ووٹ دے جس کے بارے میں اس کی لجنہ نے فیصلہ کیا ہو۔ اس نمائندہ کی اپنی ذاتی رائے نہیں ہونی چاہیئے۔

(۷) ہر نمائندہ کے پاس اپنی صدر لجنہ مقامی کی تصدیقی چِٹھی ہونی چاہیئے کہ وہ اس لجنہ کی طرف سے بطور نمائندہ شرکت کر رہی ہے۔ ایسی تصدیق کے بغیر اس کو شرکت کی اجازت نہیں ہوگی۔

امۃ القدوس
صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ بھارت

ضروری اعلان بابت رشتہ ناطہ

جیسا کہ قبل ازیں اخبار "بدر" میں نظارت ہذا کی طرف سے اعلان شائع کیا جاچکا ہے کہ اب رشتہ ناطہ کا شعبہ نظارت تبلیغ و تربیت کے ساتھ منسلک کیا گیا ہے۔ لہٰذا احباب جماعت آئندہ اس سلسلہ میں نظارت امور عامہ کی بجائے نظارت تبلیغ و تربیت کے ساتھ خط وکتابت کیا کریں۔

(۲) ۔۔ نیز جماعت ہائے احمدیہ بھارت میں جہاں سیکرٹری رشتہ ناطہ کا انتخاب نہیں ہوا ہے ایسی جملہ جماعتیں فوری طور پر اپنے ہاں سیکرٹری رشتہ ناطہ کا انتخاب کرا کر نظارت ہذا سے منظوری حاصل کرلیں۔

(۳) ۔ جملہ مرکزی مبلغین اور انسپکٹران بیت المال و تحریک جدید و وقفِ جدید احباب جماعت کو اس فیصلہ سے آگاہ کرتے ہوئے اس کے مطابق کارروائی کرنے کے لئے راہنمائی کریں۔

ناظر اعلیٰ قادیان

آل کشمیر احمدیہ مسلم کانفرنس سری نگر آئندہ سال پر ملتوی کر دی گئی ہے

مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز انچارج تبلیغ سری نگر نے بذریعہ تار و چِٹھی اطلاع دی ہے کہ مسجد احمدیہ سری نگر کی تا حال تکمیل نہ ہونے اور جگہ کی قلت اور موسم کی خرابی اور زیادہ سردی کی وجہ سے کانفرنس کو اگلے سال پر ملتوی کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ لہٰذا تمام احباب مطلع رہیں کہ سری نگر کا نفرنس جو ۵ و ۶ رنومبر ۱۹۷۷ء کی تاریخوں میں منعقد ہونی تھی اسے اگلے سال کے لئے ملتوی کر دیا گیا ہے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

عید الاضحیہ کے موقع پر قادیان میں قربانی کا انتظام

حضرت رسولِ مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر صاحب استطاعت مسلمان پر عید الاضحیہ کے روز قُربانی دینے کو ضروری قرار دیا ہے۔ اس ارشادِ گرامی کے مطابق احبابِ جماعت مقامی طور پر قُربانی دیتے ہیں۔ اور جو دوست یہ خواہش کرتے ہیں کہ ان کی طرف سے عید الاضحیہ کے موقعہ پر قادیان میں قربانی دینے کا انتظام کر دیا جائے تو امارتِ مقامی کی طرف سے ہر سال ایسا انتظام کر دیا جاتا ہے۔ ایسا کرنے سے جہاں ان بھائیوں کے ذمہ ایک فرض ادا ہو جاتا ہے وہاں قربانی کا گوشت قادیان میں مقیم درویشان کے استعمال میں آجاتا ہے۔

(۲) ۔۔ بیرونی ممالک سے بعض مخلصین جماعت نے امسال قادیان میں اُن کی طرف سے عید الاضحیہ کے موقعہ پر قربانی کا انتظام کر دیئے جانے کی خواہش کا اظہار کرتے ہوئے ایک جانور کی قیمت کا اندازہ دریافت کیا ہے۔ سو ایسے تمام مخلص احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ قُربانی کی شرائط پُورا کرنے والے جانور کی قیمت گیارہ پونڈ ہے۔ اور ڈالر والے کرنسی کے ممالک کم از کم بیس ڈالر ارسال فرمادیں۔ اسی حساب سے دوسرے ممالک کے احباب اپنے اپنے ملک کی کرنسی کا حساب لگالیں۔ اور براہِ مہربانی بروقت اطلاع بھجوائیں۔

خاکسار:۔ مرزا وسیم احمد
امیر جماعت احمدیہ قادیان

اعلانِ نکاح

مورخہ ۹ راکتوبر ۱۹۷۷ء بروز اتوار خاکسار نے مکرم ڈاکٹر محمد حسین صاحب ریٹائرڈ اسسٹنٹ ڈائرکٹر آف انیمل ہسبنڈری بنگلور کی بیٹی عزیزہ رفعت جہاں صاحبہ بی۔ اے۔ بی۔ ایڈ کا نکاح مکرم میر ثناء الرحمٰن صاحب بی۔ ایس سی۔ بی ایڈ۔ پی ایڈ ولد مکرم بی سید دستگیر صاحب مرحوم شموگہ کے ساتھ چار ہزار ایک سو ایک (۴۱۰۱) روپے حق مہر پر پڑھا ۔۔!!

احباب دُعا فرمادیں اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو فریقین کے لئے موجب رحمت و برکت اور مثمر بہ ثمراتِ حسنہ بنائے آمین۔

اس خوشی کے موقعہ پر فریقین نے دس روپے شکرانہ فنڈ۔ دس روپیہ شادی فنڈ دس روپیہ اعانت "بدر" میں ادا کئے ہیں۔

فجزاھم اللہ احسن الجزاء
خاکسار: فیض احمد۔ مبلغ سلسلہ احمدیہ شموگہ